کاتبِ تقدیر اللہ جل جلالہ
از اقصیٰ شکیل احمد
NC
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کاتبِ تقدیر

از قلم

اقصیٰ شکیل احمد

www.novelsclubb.com

کچھ حال کے جوڑ، کچھ ماضی کے

"یار تم نے دیکھا تھا اُس لڑکے کو جو تم سے ٹکرایا تھا؟" آیت نے رابیل کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ آیت نے کچھ عجیب لہجے میں پوچھا تو رابیل نے اس کی طرف منہ کر کے اُسے دیکھا۔

"نہیں کیوں کیا ہوا؟" رابیل نے اِس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"کتنا ہینڈسم تھا یار اور تم اُس کو ایسے پیٹ کر آئی ہو، حالانکہ اُس کی غلطی بھی نہیں تھی۔ وہ اپنے دوست سے بات کر رہا تھا اور غلطی سے ٹکرایا تھا اُس کے باوجود تم نے اُسے پیٹ دیا۔" آیت کو اُس لڑکے کیلئے بُرا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور اُس لڑکے کے پیچھے ایک لڑکا کھڑا تھا کیا تم نے اُس کو دیکھا؟ اُس کی آنکھیں دیکھی تھیں؟ یار آؤ نا اُن سے سوری کر کے آتے ہیں۔" رابیل نے جب جواب نہ دیا تو وہ خود آگے بولنا شروع ہو گئی۔ تو رابیل کو آیت پر غصہ آیا۔

"تمھارا نکاح نہ پڑھوا دوں پیچھے والے سے؟" رابیل چڑھ کر بولی اور زیادہ غصہ تو اُسے اَب آیا آیت کو شرماتے دیکھ کر۔

"ارے یار اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔۔ابھی تو میں اُس لڑکے کا نام بھی نہیں جانتی ایسے اتنی جلدی نکاح کیسے کر لوں، پر سوچوں گی ضرور۔۔" آیت شرماتے ہوئے بولی تو رابیل غش کھا کر رہ گئی۔

"ہاں میری جان جتنا مرضی وقت لے لو۔ وہ لڑکا تمھارے آسرے ہی تو بیٹھا ہے کہ کب تم ہاں کرو اور وہ بینڈ باجا بارات لے کر آئے۔ ہینا۔" رابیل طنز کرتے ہوئے بولی۔

"واقعی؟؟" آیت نے حیرت سے سوال کیا۔

''ہاں میری جان واقعی۔بس اِس کیلیئے اُس لڑکے کو تمھارا نام پتا ہونا چاہیئے۔۔۔ گدھی کہیں کی وہ لڑکا تمہیں جانتا تک نہیں ہے۔اور تم واقعی اتنی کم عقل ہو یا اس کم عقلی کا مظاہرہ میرے سامنے کر رہی ہو؟''رابیل کو اِس پر غصہ آرہا تھا۔

''وہ۔۔وہ میں تو بس ایسے ہی''آیت نے بات بنانے کی کوشش کی۔

''وہ میں بس تمہیں ہنسانے کیلیئے کر رہی تھی''اُس نے بات بنائی ساتھ دانتوں کی نمائش کی۔رابیل نے اُسے گھورا تو وہ گڑبڑائی۔

''اچھانا۔۔۔بس ایسی ہی ہوں میں تم نے ہی دوستی کی ہے میں کونسا مری جا رہی تھی۔''آیت ناک چڑھا کر بولی۔

''ہاں کی تو مینے ہی ہے اور ابھی سے افسوس بھی ہو رہا ہے اپنے فیصلے پر۔۔۔۔خیر اللہ مجھے صبر دے اور تمھیں برداشت کرنے کا حوصلہ بھی۔''رابیل آیت کو گھور کر بولی۔

www.novelsclubb.com

''آمین۔'' جواباً آیت ڈھٹائی سے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی تو اس کی ڈھٹائی پر رابیل کی بھی ہنسی چھوٹ گئی۔

''چلو اب یہیں کھڑی رہی تو بینڈ باجے کا پتا نہیں پہلے دن کلاس میں ہمارا جلوس ضرور نکلے گا۔۔۔'' رابیل آیت کے کندھے پر مکا مارتے ہوئے بولی تو آیت سسکی۔

''یار اپنے ہاتھ سنبھال کے رکھو مجھے ابھی پڑھائی مکمل کرنی ہے اس دوران میں ٹوٹی ہوئی ہڈی کا خرچا نہیں اُٹھا سکتی۔۔''

''وہ میں اُٹھا لوں گی۔'' کہنے کے ساتھ ہی رابیل اِس کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے گئی۔

°∆•∆•∆•∆•∆•∆°

تلال اِن تینوں کے ساتھ کینٹین سے نکلا اور وہ تینوں ابھی بھی تلال کو ہی دیکھ رہے تھے جو کب سے کھویا کھویا لگ رہا تھا۔ وہ تینوں اِس کی طرف متوجہ تھے لیکن تلال نہ تو اِن کی طرف متوجہ تھا نہ ہی اِن کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بس ان کے ساتھ چل رہا تھا۔

"تم کیا سوچ رہے ہو؟ کچھ پریشانی ہے تو ہمیں بتاؤ ہو سکتا ہے ہم کوئی مدد کر سکیں۔" ہادی نے تلال کی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا۔

تلال بیشک زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔ لیکن وہ ہمیشہ اِن کے بُرے وقت میں اِن کے ساتھ ہوتا تھا اور اِن کی ہر پریشانی کا حل اِن سے پہلے نکالتا تھا۔ لیکن آج پہلی بار تلال اُلجھا ہوا لگ رہا تھا اور وہ لوگ اسے ایسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

"کچھ نہیں، اچھا تم لوگ بتاؤ آج بھی پارٹی میں جاؤ گے ؟؟" تلال نے سمی اور واجد سے پوچھا۔

"ایسے نیک کام ہم چھوڑ سکتے ہیں کیا؟" دونوں باآواز بولے تو ہادی نے اِن دونوں کو گھورا۔

"اب یار ہم تیرے لیے مولوی نہیں بن سکتے۔ سوری" پھر دونوں باآواز بولے تو ہادی نے سر جھٹکا اِن دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

"تم اِن دونوں کو چھوڑو، بتاؤ کیا بات ہے؟ کیا تم اُس لڑکی کو جانتے ہو؟ کیونکہ جب سے تم نے اُسے دیکھا ہے تم اُلجھے اُلجھے لگ رہے ہو۔ اور تم نے پہلی دفع کسی لڑکی کو بخشا ہے، کوئی تو بات ہے۔" ہادی نے اُس کو بات بدلتے دیکھ کر دوبارہ اُسی موضوع پر سوال کیا۔

"نہیں میں اُس لڑکی کو تو نہیں جانتا اور تم نے اُس کا لہجہ نہیں دیکھا؟ وہ یہاں کی ضرور ہے مگر کسی اور ملک سے آئی ہے۔" تلال نے جواب دیا وہ ابھی بھی اُلجھا ہوا لگ رہا تھا۔

؟''ہادی نے اس کے ''میں نے غور نہیں کیا، ہو سکتا ہے آئی بھی ہو ہمیں کیا جواب میں سچائی جانچنے کی کوشش کی۔

''بس اسی لیے میں نے اُس لڑکی کو کچھ نہیں بولا کیونکہ یہ لوگ پہلے سے ہی ہمارے لیے دل میں نفرت لے کر آتے ہیں کہ پاکستانی لوگ جاہل اور بد تمیز ہوتے ہیں اور لڑکیوں کی عزت نہیں کرتے بیشک اِن کی خود کی غلطی کیوں نہ ہو، تو میں اِن کی سوچ کو صحیح ثابت نہیں ہونے دے سکتا۔'' تلال رُکا وہ تینوں اِسی کی طرف متوجہ تھے جیسے پوچھ رہے ہوں تمہیں کیسے پتا؟؟

تلال نے گہرا سانس خارج کیا اور بولا۔

''کیونکہ جس طرح وہ تمہیں صلاواتیں سُنا رہی تھی وہیں سے اندازہ لگایا ایک وہ غیر ملکی دوسرا اُس کی باتیں۔۔۔'' تلال نے کہہ کر کندھے اُچکائے۔ وہ تینوں ستائشی نظروں سے تلال کو دیکھ رہے تھے۔

”سر جی آپ کے پیر کہاں ہیں میں آپ کے چرّن چھو کر دھنئے ہونا چاہتا ہوں۔“

سمی نے منہ کھولا جو وہ ساری بات کے دوران بہت مشکل سے بند کر کے بیٹھا تھا۔

”جوتے کے اندر ہے چھو لے۔“ تلال نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

”ویسے یار ماننا پڑے گا جتنا تیرا دماغ چلتا ہے نا تجھے انٹیلیجنس میں ہونا چاہیئے تھا یا جاسوس۔ کھڑے کھڑے دوسرے لوگوں کے اندر تک جھانک لیتا ہے۔“ سمی اِس کی بات کا اثر لیے بغیر سنجیدگی سے بولا۔ سمی کی بات پر تلال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپا گیا۔

”اسکے بارے میں بھی سوچ لیں گے۔ فلحال چلو گھر چلیں۔“ کہتے ساتھ ہی چاروں نے اپنی اپنی پوزیشنز سنبھالی۔

”آج سمی سب کو پیچھے چھوڑ کے رہے گا۔“ سمی بولا۔

”دیکھتے ہیں۔“ تینوں یک زبان بولے۔

ساتھ ہی چاروں نے دوڑ لگائی سب سے آگے ہادی تھا اُس کے پیچھے تلال اور اِن کے پیچھے وہ دونوں۔ تلال کبھی ہادی سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتا تھا کیونکہ اُسے جیت سے زیادہ ہادی عزیز تھا۔

کبھی کبھی ہار جانا جیت جانے سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ جس جیت سے کسی اپنے کو دکھ ہو اُس جیت کو سو بار دوسرے شخص کی خوشی کیلئے قربان کر دینا چاہیئے۔

ہادی ابھی گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ دوسری طرف سے آتی رابیل اِس سے ٹکرائی اور اس بار ٹکراتنی زوردار تھی کہ دونوں زمین بوس ہو گئے۔ رابیل کا سر ہادی کے سینے سے ٹکرایا تھا۔ ہادی اپنا سینا ملتے غصہ سے رابیل کو دیکھ رہا تھا جو اپنا سر سہلا رہی تھی اور پاس کھڑی آیت منہ پر دونوں ہاتھ رکھے اِن دونوں کو دیکھ رہی تھی کہ اِس کی نظر پیچھے سے آتے تلال پر پری۔

سمی اور واجد کو بھی بریک لگی اور دونوں ایک ساتھ بولے۔

"لو۔۔۔وڑ گئے۔۔۔"اور دونوں نے اپنا سر پیٹا۔

(رابیل اور آیت کو اپنی اسائنمنٹ کیلئے کچھ سامان چاہیئے تھا تو ان دونوں نے فیصلہ کیا کہ رابیل اور آیت پہلے سامان لیں گی پھر رابیل آیت کو ہاسٹل ڈراپ کر دے گی تبھی وہ بھاگتی ہوئیں جلد بازی میں باہر نکل رہی تھیں جب گیٹ کے پاس ان کی ٹکر ہوئی)

"یو!"رابیل ہادی کو دیکھ کر بولی۔

"یس! می۔اتنی کونسی اٹریکشن نظر آتی ہے آپ کو میرے اندر کہ صبح سے دو بار میرے سے ٹکرا چکی ہیں؟ یا ہر دوسرے انسان سے ٹکراتی پھر رہی ہیں؟ چشمے کی ضرورت مجھے نہیں آپ کو ہے!"ہادی صبح والا غصہ بھی نکالتا ہوا بولا تو رابیل کا منہ کھل گیا جو سوری کا انتظار کر رہی اپنی بے عزتی پر دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔

"شکل دیکھی ہے اپنی؟"

"روز دیکھ کر ہی آتا ہوں اور روز سو لڑکیاں بھی دیکھتی ہیں شکر الحمدللہ اللہ نے سبکو بہت پیارا بنایا ہے تو اُس کی تخلیق کے بارے میں کچھ اُلٹا سیدھا سوچ سمجھ کے کہیئے گا۔" وہ دو بدو بولا تو رابیل سٹپٹائی۔

(ہادی ایسا ہی تھا۔ غیر معمولی ذہنیت کا مالک۔ ایک تو وہ بولتا بہت کم تھا لیکن جب بولتا تو سامنے والے کی زبان تالو کو چپک جاتی۔)

"وہ۔۔۔وہ میں شکل کو کچھ نہیں کہہ رہی تمہاری۔ گدھے ہو تم جو یہ سوچ کے بیٹھے ہو کہ تمہارے میں کشش ہے، خود ٹکرا کر خوش فہمیاں پال لیتے ہیں کہ لڑکیوں کے پاس دماغ نہیں ان میں کشش ڈھونڈ کر ان سے ٹکراتی پھریں گی۔" وہ اپنی پونی ہوا میں پیچھے کرتی مغرور انداز میں بولی۔

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ سر میں دماغ ہے یا یویں یہ گدھے کی طرح دُم ہی ہلاتی پھرتی ہیں؟" ہادی بولا تو وہاں موجود سب لوگوں کی ہنسی چھوٹ گئی جن میں آیت بھی شامل تھی۔ جو کب سے تلال کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

رابیل کا اپنی بے عزتی پر منہ کھل گیا اور سب سے زیادہ غصہ اسے آیت پر آرہا تھا۔

''او مسٹر! لگتا ہے صبح والی حالت بھول گئے ہو اپنی۔''

''بالکل نہیں بھولا! ہمارے بڑوں نے ہمیں لڑکیوں پر ہاتھ اُٹھانا نہیں سکھایا۔ لیکن بدلہ میں ضرور لوں گا کیونکہ ہادی کبھی چھوڑتا نہیں۔۔۔نہ بھولتا ہے، نہ بھولنے دیتا ہے! مِس؟'' وہ کی بولتی بند کروا چکا تھا اور آخر میں ہادی نے اس کا نام جاننے کے انداز میں ابرو اٹھائی۔

''ناٹ انٹرسٹڈ'' رابیل منہ چڑھا کر بولی۔

''او کے مس ناٹ انٹرسٹڈ'' ہادی رابیل کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا طنزیہ بولا۔

پیچھے کھڑے تلال کو رابیل پر ترس آیا اور کیوں آیا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن وہ ہادی کو بھی روک نہیں سکتا تھا کیونکہ ہادی تلال کو زیادہ عزیز تھا۔ تلال نے سر جھٹکا تو اس کی نظر چشمے والی لڑکی پر پڑی جو مبہوت سی تلال کو دیکھ رہی تھی ساتھ

ساتھ اپنی دوست کو باہر کی جانب لے کر جا رہی تھی۔ تلال نے ایک نظر دیکھ کر نظروں کا زاویہ بدلہ یہ تلال کیلئے نئی بات نہیں تھی۔ کیونکہ تلال کی آنکھیں تھیں ہی ایسی کہ اس کے چہرے سے کسی کی بھی نظریں نہیں ہٹتی تھیں۔

جبکہ سمی اور واجد کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی ہادی کو جو آج کیسے پٹر پٹر بول رہا تھا۔

اس کے بعد سب اپنے گھروں کو نکل گئے جبکہ رابیل گاڑی میں بھی آیت کی اچھی خاصی عزت افزائی کر رہی تھی۔

°∆•∆•∆•∆•∆°

ماضی

عالیشان کوٹھی اپنی چمک دمک کے ساتھ کھڑی تھی۔ گیٹ کے باہر دو گارڈز کھڑے رکھوالی کر رہے تھے۔ گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی کوٹھی کے چاروں اطراف میں سبزہ موجود تھا گیٹ سے داخل ہوتے دائیں جانب لان میں کرسیاں اور ٹیبل رکھے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

کوٹھی کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک بچہ دوڑتا ہوا اس عورت کے پاس آیا۔

"چاچی امی رو رہی ہیں آپ ہمیں کیوں اس گھر سے بھیجنا چاہتی ہیں؟ ہم سب مل کر رہتے ہیں۔ سب کتنے خوش ہیں اور یہ گڑیا بھی تو میری ہی ہے نا بڑے بڑے چچا نے کہا تھا۔" وہ لڑکا اپنی چچی کے پاس آیا اور ان کو اپنی ماں کے بارے میں بتانے لگا ساتھ ہی اس نے اپنے بڑے چچا کی بیٹی کی طرف اشارہ کر کے جتایا جو کہ چچی کی گود میں سو رہی تھی۔

"وہ تمہاری نہیں ہے نہ ہی ہو سکتی ہے وہ۔۔۔!" چچی غصہ سے بولی تو اس نے انہیں ٹوک دیا۔

"آپ سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔نہ ہی گڑیا کے معاملے میں مجھے آپ کی کوئی رائے چاہیئے۔۔۔بہتر ہے آپ کچھ مت کہیں۔" وہ پہلے تسلی سے بات کرنے آیا تھا مگر گڑیا کے بارے میں وہ کچھ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"توبہ توبہ زبان دیکھی ہے لڑکے کی۔۔۔بلکل صحیح فیصلہ کیا ہے میں نے تم لوگ اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہو۔" وہ اونچی آواز میں بولیں تو گھر کی باقی دو عورتیں بھی دوڑتی ہوئی باہر آئیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ ہوتی کون ہیں ہمیں اس گھر سے نکالنے والیں یہ گھر بڑے چچا کا ہے اُن کو آنے دیں پھر کہیئے گا ہم چلے جائیں گے۔" اس نے دوٹک انداز میں کہا تو چاچی گڑبڑائیں۔

"اپنے بیٹے کی زبان کو لگام دو فوزیہ یہ زیادہ ہی بولنے لگا ہے۔اور سامان پیک ہو گیا ہے تو نکلواس گھر سے۔" چاچی فوراً سنبھل کر بولیں۔

فوزیہ نے اپنے آٹھ سالہ بیٹے کو اپنے پاس بلایا اور چپ رہنے کو بولا۔

"جی ہم بس جا رہے ہیں." فوزیہ نے جواب دیا۔

ان کا آٹھ سالہ بیٹا اگلے بندے کا منہ بند کروانا جانتا تھا۔وہ ضرورت سے زیادہ چیزوں کو سمجھتا اور فوری عمل میں لاتا تھا۔اس کے پاس ہر سوال کا جواب پہلے سے ہی موجود ہوتا تھا۔وہ لاجواب ہونا نہیں بلکہ لاجواب کرنا جانتا تھا۔اسی لئے چاچی اس سے ذرا دور ہی رہتی تھیں۔

"ہم کہاں جائیں گے امی؟"اس نے اپنی ماں کو دیکھ کر سوال کیا۔

"اللہ تعالیٰ کی زمین کبھی چھوٹی نہیں تھی نہ اب ہے! سب کا وہی مالک ہے ہمارا بھی۔تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔اللہ ہے نہ وہ سب سنبھال لے گا۔"

انہوں نے اپنے بیٹے کو پیار سے سمجھایا۔

وہ اپنے کمرہ میں آئیں،سامان اٹھایا، باہر آئیں اور اپنے بیٹے کا ہاتھ تھامے بغیر سوچ سمجھے اللہ پر یقین رکھ کر گھر کی دہلیز پار کر گئیں۔

(اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے کبھی تنہا نہیں ہوتے وہ صبر کرتے ہیں وہ آنے والے وقت کی فکر نہیں کرتے کیونکہ وہ لاوارث نہیں ہوتے ان کا نگہبان اللہ ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کو اللہ ہمیشہ گرنے سے پہلے ہی تھام لیتا ہے۔)

www.novelsclubb.com

"مگر ہم گڑیا کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں؟ وہ تو میری ہے." وہ ابھی بھی اسی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"اگر وہ تمہاری ہو گی تو پوری دنیا بھی اسے تم سے چھین نہیں سکتی وہ تمہیں مل جائے گی، کہیں کسی راہ میں وہ تم سے ٹکرا جائے گی۔ لیکن اگر وہ کسی اور کی ہوئی تو تم اسے زبردستی اپنے ساتھ زیادہ وقت تک نہیں رکھ پاؤ گے وہ اپنے حقدار تک مقررہ وقت پر پہنچ جائے گی۔" انہوں نے بہت سادگی سے اپنے بیٹے کو سمجھایا وہ چاہتا تو اپنی ماں کو بھی دلائل دے کر چپ کروا سکتا تھا مگر وہ ماں تھی جس کے آگے خاموش ہونا وہ اپنی توہین نہیں سمجھتا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں کے پاس اس کے علاؤہ (اپنے بیٹے کے علاؤہ) کوئی نہیں تھا۔ اور ماں تو ماں ہوتی ہے محبت اور عزت کے علاؤہ انہیں چاہیئے بھی کیا ہوتا ہے؟

www.novelsclubb.com

°∆•∆•∆•∆•∆°

ہسپتال میں ایک شخص آپریشن تھیٹر کے باہر مسلسل چکر کاٹ رہا تھا اس کی بیوی اندر تھی اور وقت ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسل رہا تھا۔ گھڑی کی ٹک ٹک کے ساتھ ماحول میں تناؤ بڑھتا جا رہا تھا کیونکہ اس کی بیوی کی حالت بہت ناساز تھی۔ اندر وہ ایک جنگ لڑ رہی تھی۔ جس میں ایک جان نے اس دنیا میں اپنا سفر جاری رکھنا تھا تو دوسری جان نے اس سفر کیلئے اپنی قربانی دینی تھی۔ یہاں سے، اسی وقت سے شروعات ہو چکی تھی ایک ایسے سفر کی جس میں ان گنت قربانیاں دی جانے والی تھیں اور سب اس سے بے خبر تھے۔ گھڑی نے جیسے ہی اپنی ٹک ٹک روکی باہر فجر کی آزان کی آواز ہر سو سنائی دینے لگی تو آپریشن تھیٹر سے ایک بچے کے رونے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ایک آواز ہمیشہ کیلئے تھم بھی گئی۔ ایک ماں کی آواز جس نے اپنے بچے کو دنیا میں لانے کیلئے اپنی قربانی دے دی تھی۔ مگر وہ انجان تھی کہ اگر وہ ہی نہیں ہو گی تو اس کے بیٹے کو اس دنیا سے کون بچا پائے گا؟ کیا اس کا باپ؟

www.novelsclubb.com

نہیں اس نے تو کبھی اپنی بیوی کی حفاظت نہیں کی تھی تو وہ کیسے اپنے بیٹے کی حفاظت کر سکے گا؟ لیکن ایک ماں کی سانسیں اپنی اولاد کی سانسوں کیلئے ہمیشہ کیلئے تھم چکی تھیں۔ایک ماں جو دنیا سے نہیں ہاری تھی اس نے اپنی اولاد کیلئے قربانی دے دی تھی۔اپنی اولاد کیلئے وہ بھی سب سے بڑی قربانی۔

ٹی وی لاؤنج میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔کھڑکی کے باہر سے دھوپ چھن کر اندر آرہی تھی۔

"تم اپنی دوسری بیوی کو بتا کیوں نہیں دیتے کہ میں تمہاری پہلی بیوی ہوں اور میں نے تمہیں بیٹا دیا ہے جو وہ کبھی نہیں دے سکتی؟"صوبیہ نے اپنے آٹھ سالہ بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"بیوقوفی والی باتیں مت کرو جس گھر میں تم رہ رہی ہو جو سب آسائشیں تمہارے پاس آج موجود ہیں وہ سب میں تمہیں کبھی نہ دے پاتا اگر وہ اتنی دولت اپنے ساتھ نہ لے کر آتی۔ یہ بزنس یہ سب کچھ اسی کا ہے پھر بھی میں اسے اتنی اہمیت نہیں دیتا۔ تمہاری ساری ضرورتیں پوری کرتا ہوں اگر اس کے سامنے سچائی کھل گئی تو وہ مجھ سے یہ سب چھین لے گی اور ہم سڑکوں پر آجائیں گے۔" انہوں نے اپنی بیوی کو تحمل سے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تم اس کی جائیداد اپنے نام کروالو۔" صوبیہ نے مشورہ دیا۔

"کروا چکا ہوتا مگر اب وہ جائیداد ہماری بیٹی کے نام ہے جو اس کی اور میری بیٹی ہے اور جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتی تب تک جائیداد کسی اور کے نام نہیں ہو سکتی۔" انہوں نے وضاحت دی۔

"ایک تو تمہاری بیوی کا باپ بھی کتنا شاطر تھا۔ ساری دولت نواسی کے نام کر کے دنیا سے گیا ہے۔" صوبیہ کو غصہ آرہا تھا۔

"کیونکہ انہیں میری پہلی شادی کا شک ہو گیا تھا۔اگر میں تھوڑا جلدی ان کو راستے سے ہٹا دیتا تو جائیداد بھی میرے نام ہوتی۔۔۔لیکن کوئی بات نہیں۔یہ سچائی کسی دوسرے تک پہنچنے سے پہلے ہی راستے سے ہٹا دیا میں نے انہیں۔"انہوں نے صوبیہ کو گلے لگایا اور بتایا۔

"تم اس سے محبت تو نہیں کرو گے نا کبھی؟"صوبیہ نے ان کے سینے سے لگے ہوئے ہی چہرہ اٹھا کے دریافت کیا۔

"میں اسے اس کی اوقات میں رکھتا ہوں یہ شروع میں تعلق بھی صرف اسے اعتماد میں لینے کیلئے بنایا تھا لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ بیٹی ہو جائے گی اور میرے لیے ایسے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔لیکن کوئی نہیں وقت گزرنے دو میں سب ٹھیک کر دوں گا۔"انہوں نے صوبیہ کا سر دوبارہ اپنے سینے سے لگایا اور پیار سے سمجھایا۔

°∆•∆•∆•∆•∆°

فوزیہ اور اس کے بیٹے کو ایک پناہ گاہ مل گئی تھی۔ بے شک یہ گھر بڑا نہیں تھا مگر دو لوگوں کیلئے بہت تھا۔ فوزیہ نے سلائی کڑھائی کے ساتھ ساتھ کھانا بنا کر مختلف آفسز میں ڈیلور کرنا شروع کر دیا۔ اب ان کا بیٹا ایک گورنمنٹ سکول میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ مختلف چھوٹے موٹے کام کرتا اور فارغ وقت میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتا۔

جب وہ دونوں اس گھر میں آئے تھے تب ان کے پاس اپنے کچھ کپڑوں اور ایک چادر کے علاوہ کچھ نہ تھا مگر آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ بیڈ، چھوٹی سی استعمال شدہ الماری اور باقی ضرورت کی چیزیں آتی رہیں۔

www.novelsclubb.com

فوزیہ کا بیٹا اتنا ذہین تھا کہ وہ اپنی ہر جماعت میں اول آتا اور کبھی اسے زیادہ پڑھائی کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ وہ ایک دفعہ اپنے استاد کا لیکچر لیتا اور اسے سب سمجھ آجاتا اور دوبارہ کبھی اسے وہی سبق کھول کر دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ وہ اکثر ایسے سوالات کرتا جس کے جوابات پڑھے لکھے اساتذہ کے پاس بھی نہ ہوتے اور وہ اسے

کل پر ڈال دیتے۔ وہ ایک وقت میں دس کام کرنے کا عادی تھا۔ وہ کبھی فارغ نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ جب اسے کوئی نئی شے ملتی تو اس کا پہلے پورا پورا جائزہ لیتا اس کے تمام انجر پنجر علیحدہ کرنے کے بعد ماں کے سر پر پہنچ کر اس چیز کے بارے میں دریافت کرتا اور جتنا ان کو سمجھ آتا اتنا وہ اسے بتا دیتیں پھر اس کا سائنس نامہ شروع ہوتا جو اس کی ماں کے سر کے اوپر سے جاتا مگر وہ پوری تفصیل بتاتا۔ جب ماں پوچھتی کہاں سے پتا چلا تو وہ بتاتا کہ اس نے اپنے کسی سینئر کی کتاب میں پڑھا تھا۔ اور اس کی ماں خوش بھی ہوتی مگر ان کو فکر بھی ہوتی۔

کبھی وہ مکینک کی دکان پر کام کرتا ہوا پایا جاتا تو کبھی کسی ڈھابے پر کبھی کسی چابی بنانے والے کے پاس تو کبھی کسی موبائل فون کی دکان پر۔ وہ ایک دن میں ہی بہت کام کرنے کے باوجود اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتا اور کام سے فارغ ہو کر ان کے پاؤں دباتا ان سے ڈھیروں باتیں کرتا۔ اور اس کی باتوں کا زیادہ حصہ گڑیا کے متعلق ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"امی آپ کو یاد ہے جب آپ لوگ گڑیا کو گھر لے کر آئے تھے اور وہ کتنا رو رہی تھی اور میرے پاس آ کے چپ کر گئی تھی۔" وہ مسکرا رہا تھا اور فوزیہ اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھ رہی تھیں جو روز اسی طرح ایک ہی بات دہراتا اور ہر بار اسے پہلی بار جیسی ہی خوشی محسوس ہوتی۔

"ہاں سب یاد ہے۔" فوزیہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"اور وہ ہمیشہ میرے ہاتھ سے فیڈر پیتی تھی اور کھانا بھی میرے ہاتھوں سے ہی کھاتی تھی۔ میں نے ہی تو اس کو رابی کہا تھا پہلی دفع اور وہ پہلی بار ہنسی تھی پیدا ہونے کے بعد۔ اس کے بعد ہی بڑی چاچی نے اس کا نام رکھا تھا اور جب بھی بڑی چاچی اسے زبردستی کچھ کھلاتی تو وہ نہیں کھاتی تھی بلکہ پورا منہ کھول کے رونے لگ جاتی تھی۔" اسے پھر سب یاد کر کے ہنسی آئی۔ فوزیہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر رہ گئی۔

"امی اب وہ کھانا کیسے کھاتی ہو گی اب تو وہ تھوڑی بڑی بھی ہو گئی ہو گی نا۔" وہ افسردہ نظر آ رہا تھا۔

"انسان کی عادتیں وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں بیٹا وہ اپنے ماں باپ کے پاس ہے وہ اس کا خیال تم سے زیادہ رکھتے ہوں گے۔" فوزیہ نے سمجھایا۔

"نہیں امی میرے سے زیادہ کوئی گڑیا سے پیار نہیں کرتا نہ ہی دھیان رکھ سکتا ہے۔" اس نے دوٹک انداز میں کہا تو فوزیہ چپ ہو گئی۔ اتنی سی عمر میں کیا وہ پیار سے واقف بھی تھا؟

"امی میں گڑیا کا انتظار کروں نا؟ وہ میرے پاس آئے گی نا؟" اس نے تسلی چاہی۔

"بیٹا زندگی کسی کیلئے رکتی نہیں ہے تم بھی دعا کرو اور اپنے اوپر دھیان دو۔ اگر تمہارے وہ حق میں ہو گی تو ضرور ملے گی۔ لیکن اس کیلئے اپنی زندگی کو مت روکو۔" انہوں نے سمجھایا اور وہ آگے سے کچھ نہ بولا۔

جس دن فوزیہ وہ گھر چھوڑ کر آئی تھی،اس نے اپنے بیٹے کو کئی دنوں تک چھپ چھپ کے روتے دیکھا تھا۔اسے گڑیا سے بہت لگاؤ تھا۔مگر فوزیہ کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔وہ اللہ سے اس کیلیئے دعائیں کرتی رہتی تھی اور آہستہ آہستہ وہ ٹھیک ہو گیا یا یہ کہیں کہ اس نے اپنے آپ کو مصروف کر لیا۔

پڑھائی میں اچھے ہونے کے باعث اس نے لاہور بورڈ میں ٹاپ کیا اور اسے بہت اچھے کالج میں ایڈمیشن ملا وہ ابھی بھی پڑھائی کے ساتھ ساتھ مختلف کام کرتا۔گڑیا کی یاد اب کم آتی تھی مگر وہ اسے بھولا نہیں تھا مگر کیا گڑیا بھی اسے یاد کرتی ہو گی؟وہ تو تب بہت چھوٹی تھی اسے تو شاید یاد بھی نہ ہو۔کالج میں ایک دن وہ بیٹھا لیکچر لے رہا تھا۔جب اسے کسی لڑکی کے رونے کی آواز سنائی دی۔اس نے مڑ کر دیکھا وہ کسی اچھے اور بڑے گھرانے کی لگ رہی تھی لیکن وہ رو کیوں رہی تھی؟خیر اسے کیا وہ گردن موڑ کر لیکچر پر دوبارہ اپنی توجہ مرکوز کر چکا تھا۔لیکچر کے بعد پروفیسر نے

www.novelsclubb.com

اسے روک لیا اور اس سے بولے کہ جو لڑکی پیچھے بیٹھی رو رہی تھی وہ میری بیٹی ہے۔اسے پڑھائی میں مشکل پیش آتی ہے تو وہ اس کی مدد کر دے۔پہلے تو وہ بہت پریشان ہوا کیونکہ اس نے کبھی کسی لڑکے سے دوستی تو دور کی بات ہے زیادہ بات بھی نہیں کی تھی اور وہ تو تھی بھی لڑکی۔وہ لڑکیوں کا بہت احترام کرتا اور ان سے دس فٹ کے فاصلے پر رہتا۔

پہلے اس نے بہت منع کیا مگر مجبوراً اسے اس لڑکی کو پڑھانا پڑا اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ لڑکی اس سے زیادہ ہی چپکنے لگی۔وہ پہلے اسے کئی بار ڈانٹ دیتا لیکن آہستہ آہستہ کہا ہوا وہ اسے دوست کی فہرست میں لے آیا۔ایسا کیوں ہوا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔پہل لڑکی نے کی تھی۔اس سال بھی اس نے ٹاپ کیا اور لڑکی نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔وقت کے ساتھ ساتھ لڑکی نے اسے اپنے جذبات سے آگاہ کیا مگر وہ اپنے دل میں گڑیا کے علاوہ کسی کو ویسا مقام نہیں دے سکتا تھا۔وہ دونوں ڈھیروں باتیں کرتے اور وقت گزارتے اور وہ لڑکی اسے پیار کا نام دیتی تو وہ بھی

www.novelsclubb.com

سمجھ بیٹھا یہی پیار ہے۔ وہ لڑکی کے کہنے پر اسے مہنگے تحفے دیتا۔ مگر اسے خود کو یہ سب پسند نہیں تھا کسی لڑکی کو تحفے دینا۔ وہ بہت محنتی تھا۔ بہت مشکل سے پیسے کماتا تھا۔ لیکن اب وہ اپنی محنت کی کمائی بے دلی سے اس لڑکی پر اڑا رہا تھا۔ جو کہ وہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر کر رہا تھا۔ دونوں نے شادی کا فیصلہ کیا مگر لڑکا اب بھی اپنے دل کو یہ نہیں سمجھا پا رہا تھا کہ کیا یہ واقعی پیار ہے؟ وہ بات بات پر ناراض ہوتی اور بولتی اسے منانے کیلئے اس کے آگے گڑگڑانے کیلئے۔ وہ ہچکچاتا اور پھر ویسا ہی کرتا۔ یہاں وہ بلکل اس لڑکی کے بس میں آچکا تھا۔ کیا کر دیا تھا اس لڑکی نے اس پر؟ کہ اتنا عقلمند انسان عقل سے پیدل ہو چکا تھا؟ کیا اسے اپنے بس میں کرنا اتنا آسان تھا؟ نہیں۔۔۔ لیکن اس لڑکی نے ایسا کر کیا دیا تھا کہ وہ جیسا جیسا کہتی وہ ویسا ویسا کرتا جاتا۔ جیسے کوئی سحر ہو اور وہ سحر زدہ ہو چکا ہو۔ وہ اتنا بھی بیوقوف نہیں تھا تو ایسی کونسی چیز تھی جو اس کے ذہن پر قابض ہو چکی تھی؟ وہ کیا تھا جو دکھتا نہیں تھا لیکن اپنا اثر دکھا رہا تھا لیکن آہستہ آہستہ کسی سلو پوآئزن (slow poison) کی

www.novelsclubb.com

طرح۔ پھر ایک دن اس لڑکی کے باپ نے اس کی شادی کہیں اور کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ کہہ کر کہ یہ لڑکا سیٹل نہیں ہے اور دونوں کا کوئی فیوچر نہیں۔ اور یہی لمحا تھا اسے لگا کہ وہ کسی سحر سے آزاد ہوا ہے۔ کوئی چیز تھی جو اس کے ذہن پر قابض تھی اب وہ اس کا ذہن آزاد کر چکی ہے۔ کہاں گیا وہ وقت جب اس لڑکی کے باپ نے اس سے کہا تھا کہ میری بیٹی کو پڑھا دو؟ کہاں گیا وہ وقت جب یہ لڑکی محبت والا ناٹک کرتے نہیں تھکتی تھی؟ اسے لگا ایک بار پھر کوئی عزیز اس سے دور جا رہا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا۔ وہ اس لڑکی کے آگے گڑ بڑایا مگر اسے فرق نہیں پڑا۔ وہ چلی گئی اور وہ ایک بار پھر اکیلا ہو گیا۔ اس کی ماں نے شروع میں اسے سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں۔ مگر وہ خود کنفیوزڈ تھا۔ اسے خود نہیں پتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اس نے اپنی ماں کی بھی کوئی بات نہیں سنی تھی یا شاید کسی نے اس کے کان بند کر رکھے تھے۔ اب وہ کیا کرنے والا تھا؟ ایک نہایت ذہین انسان خود کو برباد

کرنے والا تھا؟ کیا وہ کوئی انتہائی قدم اٹھانے والا تھا؟ یا کاتب نے کچھ اور ہی مکتوب کرر کھا تھا؟

°∆•∆•∆•∆•∆°

حال

سورج کی تپش ہر طرف بکھری تھی۔ابھی رابیل گھر میں داخل ہی ہو رہی تھی کہ لان میں اس نے عثمان چاچو کو دیکھا جو شاید کسی سے فون پر بات کر رہے تھے۔وہ چلتی ہوئی ان کے پاس آگئی۔جیسے ہی انہوں نے رابیل کو دیکھا وہ مسکرائے اور جلدی فون سے فارغ ہو کر رابیل کے پاس بیٹھ گئے۔

"کیسا گیا یونیورسٹی میں پہلا دن ؟" عثمان صاحب نے شفقت سے رابیل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ٹھیک ہی تھا، ارے ہاں آپ کو بتاؤں میری ایک دوست بنی ہے آیت نام ہے اس کا بہت ہی کوئی بھولی ہے۔ آج اس کے ساتھ آنلائن سکیم Scam ہوا۔ رو رہی تھی تبھی ہماری دوستی ہو گئی۔ پھر ہم نے کلاسس لیں اور پھر واپسی پر ہمیں کچھ چیزیں چاہیئے تھیں وہ لینے گئے۔ پھر میں نے اسے ہاسٹل چھوڑا اور گھر آ گئی۔"

رابیل نے ساری بات بتائی لیکن لڑکوں والی بات گول مول کر گئی کیونکہ رابیل کیلئے یہ اتنے بڑے مسائل نہیں تھے وہ ان مسائل کو خود حل کر سکتی تھی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن ہر کسی پر جلدی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہم دوسروں کو صرف اتنا ہی جان سکتے ہیں جتنا کہ وہ چاہتے ہیں ہم انہیں جانیں۔"

عثمان صاحب نے پیار سے سمجھایا۔

"آپ کو پتا تو ہے آپ کی بیٹی بہادر ہے وہ اپنے مسائل حل کر سکتی ہے۔" رابیل نے ناک سے مکھی اڑائی۔ تو عثمان صاحب مسکرا دیئے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میرا بچا بہت بہادر ہے، اچھا ایک کام کرو اگر تم مصروف نہیں ہو تو وانیا کو باہر لے جاؤ اسے اپنی اسائنمنٹ کیلئے کچھ سامان چاہیئے۔" وہ اب رابیل سے پوچھ رہے تھے۔ ساتھ ساتھ کچھ کام کی میلز کا جواب بھی دے رہے تھے۔

"جی چاچو بس میں ابھی کپڑے بدل کر آتی ہوں۔" رابیل کو عادت تھی وہ ایک دن میں تین جوڑے بدلتی تھی اور اس کے تمام کپڑے بڑے بڑے برینڈز کے ہوتے تھے۔ وہ شاپنگ کرنے کی عادی تھی لیکن رابیل نے کبھی غرور نہیں کیا تھا وہ کسی کو بڑا چھوٹا نہیں سمجھتی تھی۔ نہ ہی وہ دکھاوا کرتی تھی۔

وہ کپڑے بدل کر آئی تو وانیا گاڑی کے پاس ہی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"کتنی دیر لگا دی رابیل اب جلدی چلو مجھے واپس آکر اسائنمنٹ بھی بنانی ہے۔" وانیا جلدی میں لگ رہی تھی۔

"چلو مال چلتے ہیں میں بھی شاپنگ کر لوں گی اور تم بھی اپنا سامان لے لینا۔" رابیل گاڑی نکالتے ہوئے بولی۔

"ہاں چلو چلتے ہیں۔"

گاڑی لاہور فورٹریس سکوائر مال کے باہر پارک کر کے وہ دونوں مال میں چلی گئیں۔

"تم لے لو جو تمہیں لینا ہے میں کچھ کپڑے دیکھ لوں پھر میں تمہیں کال کر دوں گی۔" رابیل نے وانیا سے بولا اور ایک برینڈ کی آؤٹ لیٹ میں چلی گئی۔

رابیل کپڑے دیکھنے میں مصروف تھی جب اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو کہ اس آؤٹ لیٹ میں سیلز مین تھا لیکن رابیل کو لگا وہ اسے دیکھ چکی ہے کہاں؟ کیسے؟ وہ نہیں جانتی تھی اور اس سیلزمین کا رنگ کالا تھا اور جھریوں سے بھرا تھا لیکن رابیل کو لگا وہ اس شخص کو دیکھ چکی تھی۔

وہ سر جھٹک کر شاپنگ کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد رابیل نے دیکھا تو وہ آدمی غائب تھا۔

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

شاپنگ کرنے کے بعد رابیل کو بھوک لگی کیونکہ اس نے یونیورسٹی سے آکر کچھ نہیں کھایا تھا۔

رابیل نے وانیا کو کال کر کے اوپر آنے کو کہا اور وہ خود کھانے کا آرڈر دے کر انتظار کرنے لگی۔

وانیا جب آگئی تو رابیل اپنا آرڈر لینے گئی۔اپنا آرڈر کاؤنٹر سے اٹھا کر جیسے ہی وہ مڑی رابیل نے دیکھا کہ کوئی چیز اس کے پاؤں کے نیچے آکر ٹوٹی ہے رابیل نے جب دیکھا تو وہ ہکا بکا رہ گئی۔کسی کا فون جو کہ بلکل ہی نیا تھا اب ٹوٹ چکا تھا اور وہ کافی مہنگا بھی لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

رابیل نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے وہی سیلز مین کھڑا تھا ایک منٹ کیلئے تو رابیل کو واقعی جھٹکا لگا تھا۔ایک سیلز مین اور اتنا مہنگا فون؟

"یہ تمہارا تھا؟" رابیل نے بھنویں آچکا کے پوچھا۔

"آہو اے میرا ہی سی پر تسی انّے ہو؟ نظر نہیں آوندا؟"(ہاں یہ میرا ہی تھا پر آپ اندھی ہیں؟ نظر نہیں آتا؟)سامنے کھڑا شخص اپنا غصہ دبانے کو کوشش کر رہا تھا۔

"اوہیلو غلطی میری نہیں تمہاری ہے کس نے کہا تھا میرے قدموں میں فون رکھو؟"رابیل کو بھی غصہ آیا۔

"میں رکھیا نہیں ڈگ گیا سی انسان ایڈا وی انّا نہ ہوئے.(میں نے رکھا نہیں گر گیا تھا کوئی انسان اتنا بھی اندھا نہ ہو)"وہ اب اپنا فون دیکھ رہا تھا جو ابھی تھوڑا بہت چل رہا تھا لیکن اس کا آدھے سے زیادہ پینل ٹوٹ چکا تھا۔

"اندھا کس کو بولا؟"رابیل اب پوری لڑنے کے موڈ میں آگئی تھی بس ہاتھ خالی نہیں تھے۔

"لگدا اے خالی انّے ہی نہیں دماغ توں پیدل وی ہو تسی۔(لگتا ہے آندھی ہی نہیں دماغ سے پیدل بھی ہیں آپ۔)"آدمی کہہ کر وہاں سے نکلا اور رابیل پیچھے اوئے اوئے کرتی رہ گئی۔

رابیل کو غصہ تو بہت آرہا تھا لیکن وہ کیا کرتی اس کے ہاتھ جو خالی نہیں تھے ورنہ کہنی اور مکا کھائے بغیر وہ آدمی یہاں سے نہ جاتا۔

وہ منہ میں ہی اس آدمی کو صلواتیں سناتی ہوئی وانیا کی طرف بڑھ گئی۔

وانیا کے پاس پہنچی تو وانیا کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔رابیل کو آتا دیکھ جلدی بات ختم کر کے فون رکھ دیا۔

"کس سے بات کر رہی تھی؟"رابیل وانیا کی جلد بازی پر تھوڑا حیران ہوئی۔

"ارے ایک دوست تھی اسائنمنٹ کے بارے میں ہی بات کر رہی تھی۔آؤ کھانا کھائیں۔"وہ جلدی جلدی بول پڑی۔

"اچھا یہ دیکھو یہ لڑکا اچھی فیملی سے تعلق رکھتا ہے،ہینڈسم ہونے کے ساتھ ساتھ امیر بھی ہے۔"وانیا نے ایک لڑکے کی تصویر رابیل کو دکھائی۔

"یہ کون ہے؟"رابیل نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آنلائن ملا ہے مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔" وانیا نے کچھ باتیں بتائی اور کچھ چھپا گئی۔

"وانیا تم نے مجھے نہیں دیکھا؟ کیا تم سمجھتی ہو کہ آنلائن یہ سب سچ ہوتا ہے؟ پہلے ہی سارے بھید کھول دینا، اور جب دو لوگ ایک دوسرے کو شادی سے پہلے ہی جان لیتے ہیں تو شادی کے بعد جاننے کیلئے کچھ باقی نہیں رہتا، جھگڑے اور فسادات بڑھتے رہتے ہیں۔ ایک پاک رشتے کی پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور ایک بار اگر پہلے ہی انسان جان لے گا تمہیں تو اس کا انٹرسٹ پہلے ہی ختم ہو جائے گا شادی تک بات پہنچنا ممکن نہیں ہوتی۔ تبھی اسلام میں یہ سب حرام ہے۔" رابیل نے اسے بڑی بہن کی طرح سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا جیسے پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔" وانیا کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

"چلو جیسا تمہیں ٹھیک لگے لیکن چاچی کو اس بارے میں بتادو تاکہ وہ اس چیز سے باخبر رہیں۔" رابیل نے مشورہ دیا۔

"ہاں بتادوں گی فی الحال کھانا کھاؤ مجھے دیر ہو رہی ہے گھر جا کر میں نے اسائنمنٹ بھی بنانی ہے۔" وانیا نے بات ٹالی۔

یہ وہ چوتھا شخص تھا جو کہ وانیہ سے شادی کا وعدہ کر چکا تھا اور وانیا تین بار دھوکا کھانے کے بعد بھی چوتھے انسان پر اعتبار کر بیٹھی تھی۔

وانیا اپنی ماں کی طرح تھی۔پیسا دیکھ کر سب کچھ بھول جانے والی۔وانیا کو اپنے گھر میں کسی نعمت کی کمی نہ تھی۔جو چیز اسے چاہیئے ہوتی ایک بار کہنے پر مل جاتی لیکن کہتے ہیں نا کہ انسان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔اور اکثر کچھ خواہشات ہی انسان کو ختم کر دیتی ہیں۔۔۔انسان کا اندر خالی کر ڈالتی ہیں۔۔۔اسی لیے کچھ خواہشات ادھوری ہی اچھی لگتی ہیں کیونکہ ان کا ادھورہ رہنا ہی ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے۔

رابیل کو وانیا سے انسیت صرف اسی وجہ سے تھی کہ وہ عثمان چاچو کی بیٹی تھی۔

عثمان چاچو نے رابیل کو ہمیشہ اپنی بیٹیوں کی طرح ہی ٹریٹ کیا تھا۔ باپ ہونے کے باوجود رابیل کو باپ کا پیار اپنے چچا سے ملا تھا۔ رابیل، وانیا کو اپنی بہن سمجھتی تھی۔ وہ وانیا کو ہر طرح کی تکلیف سے بچانا چاہتی تھی۔ رابیل اکلوتی تھی اور وانیا کو ہمیشہ چھوٹی بہنوں کی ٹریٹ کرتی تھی۔ حالانکہ وانیا صرف کام کے وقت ہی رابیل کو یاد کرتی تھی۔

رابیل کو لگتا تھا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے اس میں بچپنا ہے جب سمجھدار ہو گی تو اس کی عادات بدل جائیں گی۔ لیکن اکثر عادتیں کبھی نہیں بدلتیں یا شاید ہم بدلنا نہیں چاہتے۔

کھانا کھا کر دونوں گھر کیلئے نکل گئیں۔

oooooooooooooooo

یہ ایک کلب کا منظر تھا جس میں آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنیاں اطراف میں پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ ایسی جگہ تھی جہاں امیر لوگ اپنے نفس کی تسکین کو آتے اور کچھ اپنی زندگیوں سے پریشان ہو کر ادھر کا رخ کرتے۔ تیز میوزک بج رہا تھا اور زیادہ لوگ ناچنے میں مصروف تھے۔ کچھ لوگ صوفوں پر بیٹھے منشیات استعمال کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

یہاں بہت سی ایسی لڑکیاں بھی موجود تھیں جو کچھ روپیوں کیلئے اپنے وجود کو کسی اور کو سونپنے کو تیار تھیں۔

دائیں جانب لگے صوفوں میں سے ایک پر سمی، واجد اور تلال موجود تھے۔ سمی ڈرنکنگ کرنے میں مصروف تھا، تلال سموکنگ کر رہا تھا اور واجد ان کے ساتھ بیٹھا ایپل جوس کے ساتھ میوزک انجوائے کر رہا تھا۔

"واجد یار کبھی تو بھی پی کر دیکھ جتنے بھی دکھ ہوں گے نا سب بھول جائے گا۔" سمی نشے میں جھومتے ہوئے بولا۔

"دکھ ہوتے تو پیتا مگر ابھی دکھ نہیں ہے کوئی اور تجھے کونسا دکھ ہے بے؟" واجد کی بھنویں سکڑی اور سوالیہ نظروں سے سمی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے ایک دکھ ہو تو بتاؤں نا۔" سمی نے آہ بھری۔

"اپنی لنگری زبان کو تکلف دے کر ارض کریں میں سن رہا ہوں۔" واجد نے بھنوؤں کو اور سکوڑا۔

"چل پھر سن میرے دکھ۔ایک تو مجھے کہیں بھی جاتے ہوئے سفر طویل لگتا ہے واپسی پر تھوڑا، سکول پر حملہ کرنے والے دہشتگروں کو پکڑنے کا خواب ہی رہ گیا، کیونکہ کبھی حملہ ہی نہیں ہوا، اسمبلی میں بے ہوش ہونے کا خواب بھی خواب رہ گیا، راستے میں جانے والی بلی کو میاؤں کیا۔۔۔اس نے بھی مجھے تم لوگوں کی طرح اگنور کر کے اپنی اوقات دکھادی، لڑکیاں میرے پیچھے پاگل ہیں لیکن میں پاگل لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا اب اور کیا کیا دکھ بتاؤں میں تجھے۔" سمی افسوس سے نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا جب اچانک ایک جوتا آکے اسکو لگا۔ سمی نے سیدھے ہو کر دیکھا تو واجد نے ہی جوتا مارا تھا۔

"اب تو نے بھی جوتا مار کر اپنی اوقات دکھادی، اب بیٹا میرے سے اپنا جوتا لے کر دکھا ننگے پاؤں ہی جائے گا گھر۔" سمی خفا ہوتا بولا۔

"ایک جوتا کافی نہیں ہے اس کلب میں موجود سب لوگوں کے جوتوں کے حقدار ہیں تیرے یہ غم۔" واجد کو واقعی اس کے بچکانہ غموں پر غصہ آرہا تھا۔ جن کے پیچھے وہ ڈرنک کر رہا تھا۔ واجد سمی کو بہت بار منع بھی کر چکا تھا مگر وہ باز نہیں آتا تھا۔ اسی لیے واجد نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ ایسی جگہوں پر آتا تھا جہاں وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔ واجد سب کی فکر کرتا تھا لیکن جتاتا نہیں تھا۔ اس کیلئے سمی، ہادی تلال سب برابر تھے اور وہ تلال کے بعد لیکن تلال سے زیادہ ان کے مسائل حل کر کے دیتا تھا۔ لیکن سمی کو وہ چاہ کر بھی ان سب سے دور نہیں کر پا رہا تھا۔

"تیرے جیسے دوست سے اچھا میں ایک سانپ پال لوں۔" سمی نے منہ بناتے ہوئے بولا۔

"ہاں سانپ بھی تیرے غم کی داستان سن کر خود کو ڈس لے گا۔" واجد نے دوسرا جوتا بھی اس کو اٹھا کر دے مارا۔

"اب نکل ننگے پاؤں ہی جائیں۔" سمی واجد کا دوسرا جوتا بھی ہاتھ میں لیتا ہوا بولا۔

"تجھے لگتا ہے اتنا غریب ہوں میں؟ ہنہ۔" واجد نے سمی کو جواب دیا اور اپنا فون نکال کر کچھ ٹائپ کیا اور دو منٹ کے اندر واجد کا گارڈ جوتوں سمیت سامنے کھڑا تھا.

"آیا بڑا امیر کی اولاد ممی ڈیڈی بچہ۔اپنے گارڈ گھر پر چھوڑ کے آیا کر۔" سمی واجد کی طرف دیکھتا رہمی سے بولا۔

"اور تو۔۔۔" اب سمی کا اشارہ واجد کے گارڈ کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کا فیڈر لے کر آیا ہے یا نہیں؟ کیونکہ لگتا ہے یہ ابھی تک صرف تیرے ہاتھ سے فیڈر پیتا ہے۔" اکثر سمی اس کو واجد کی ماں کا خطاب بھی دے دیتا تھا۔ کیونکہ یہ گارڈ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔

واجد کا گارڈ خاموشی سے ہونٹ بھینچ کر کھڑا رہا اور واجد کا اشارہ ملنے پر باہر نکل گیا۔

"زیادہ بول مت تیرے تو ابھی دکھڑے ختم نہیں ہو رہے تھے۔" واجد خفگی سے بولا۔

"ارے ہاں یار زخم تازہ ہو گئے رک اور بتاتا ہوں..." وہ ایک بار پھر شروع ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ یہ تلال کدھر گیا؟" واجد نے اپنی نظریں پھیر کر دیکھا تو تلال اب اپنی جگہ پر نہیں تھا وہ اپنی لڑائی میں اتنا مصروف ہو گئے تھے کہ تلال کو بھول ہی گئے۔

"رہنے دے اسے ویسے بھی خلائی مخلوق ہے وہ ایک دم غائب ہوتا ہے اور اگلے لمحے سامنے آجاتا ہے۔" تلال ایسا ہی تھا وہ ابھی آنکھوں کے سامنے ہوتا تو اگلے لمحے غائب اور پھر تلال کو کوئی ڈھونڈ لے ایسا بندہ دنیا پر پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔

"تو نے بہت پی لی ہے چل میں تجھے گھر چھوڑ دوں تیری ممی انتظار کر رہی ہوں گی۔" واجد نے فکر مندی سے کہا۔

"انتظار۔۔۔ہونہہ۔۔۔وہ میرا انتظار کریں گی؟میرا؟ایسی خوش فہمیاں میں نہیں پالتا وہ بھی اپنی دوستوں کے ساتھ پارٹیز میں مصروف ہوں گی گھر آنے یا میرے بارے کچھ جاننے میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں۔"وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا تو اس کی آنکھ کا کونا بھیگا تھا۔

"فکر نہ کر تجھے بھی ایک ایسی ماں دلوا دیتا ہوں۔"واجد کا اشارہ اپنے گارڈ کی طرف تھا۔

"توبہ۔۔۔۔رہنے دے بھائی مجھے ماں کی ضرورت ہے بیچ والی مخلوق کی نہیں۔" سمی جھرجھری لیتا ہوا بولا تو واجد کی ہنسی چھوٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں کلب سے نکلے۔واجد نے سمی کو اس کے گھر ڈراپ کیا اور خود اپنے گھر آگیا۔

اب واجد کو اپنا کام مکمل کرنا تھا جو کہ وہ ادھورا چھوڑ گیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اتنی جلدی یہ کام ہونے والا نہیں اس بار اسے زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔

oooooooooooooo

www.novelsclubb.com

دوسری جانب۔۔۔۔

آسمان پر چاند اُترا ہوا تھا۔ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔پتے ہوا کی وجہ سے ہل رہے تھے۔پتوں کا شور ایک سکون سا بخش رہا تھا۔

اسی وقت وہ سفید محل نما کوٹھی میں اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی۔ ہوا سے رابیل کے بال کبھی اس کے چہرے پر آتے تو کبھی پیچھے کی جانب اڑنے لگتے۔

رابیل کو یہ سب بہت پر سکون لگ رہا تھا وہ اپنی زلفوں کو بار بار کان کے پیچھے اڑیستی اور آنکھیں بند کر کے قدرت کی خوبصورتی کو محسوس کرنے کی کوشش کرتی۔ رابیل کو گیلی مٹی کی بھینی بھینی خوشبو بہت پسند تھی۔ اور اس وقت ہوا میں گیلی مٹی کی خوشبو کی آمیزش رابیل کو ایک سحر میں باندھ رہی تھی۔

رابیل اس سحر سے تب باہر آئی جب اس کا موبائل بجا۔ رابیل نے سوچا اس وقت کون اسے فون کر سکتا ہے؟

www.novelsclubb.com

فون پر آیت کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ تو رابیل نے فون پک کیا اور چلتی ہوئی بیڈ تک آئی۔

"ہیلو کیسی ہو؟" دوسری طرف سے آیت بولی۔

"میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم تو ٹھیک ہو؟ سب خیریت؟ اس وقت فون کیا؟"

رابیل نے فکرمندی سے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ہاں سب ٹھیک ہے بس میں بور ہو رہی تھی سوچا دیکھوں تم جاگ رہی ہو تو تم سے بات کرلوں۔"آیت نے اپنی گود میں تکیہ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تو رات دیر تک جاگتی ہوں مگر تم نے سونا نہیں ہے؟ صبح یونیورسٹی بھی تو جانا ہے..."رابیل اب اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اور لوشن نکال کر اپنے ہاتھوں پر مل رہی تھی فون کان کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

"مجھے بھی رات کو دیر سے ہی نیند آتی ہے ویسے بھی جلدی سو کر کیا کرنا ہے میں تو دن میں نیند پوری کرتی ہوں۔ساری رات جاگنا اور سارا دن سونا۔"آیت اپنی روٹین بتانے لگی ساتھ ساتھ وہ کچھ کھا رہی تھی۔

"ویسے کیا اس طرح تمہاری نمازیں کذا نہیں ہو جاتی ہوں گی؟"رابیل نے نارمل سے انداز میں پوچھا کیونکہ آیت حجاب کرتی تھی اسی لیے رابیل کو لگا وہ پانچ وقت نماز بھی پڑھتی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

(ہماری دوسروں کو ان کے ظاہری لحاظ سے جج کرنے کی عادت کتنی بری ہے نا کہ اگر وہ پردہ کرتی ہے تو وہ نمازی ہے، پرہیز گار ہے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرتی تو وہ گناہگار ہے، بے حیاہ ہے۔ لیکن یہ حق ہمیں کس نے دیا ہے؟ کہ ہم کسی کو جج کریں؟ کون اللہ کی نظر میں کیسا ہے؟ یہ ہم نہیں جان سکتے ہمیں دوسروں کی بجائے اپنا جائزہ لینے کی عادت بنانی چاہیئے، کہ ہم کیسے ہیں؟ یا کیسے اللہ کی نظر میں بہتر بن سکتے ہیں؟)

"آاااا۔۔۔ وہ میں نا صبح نماز پڑھ کر سوتی ہوں پھر باقی پورا دن بھی باقاعدہ پڑھتی ہوں۔۔۔" آیت نے گڑبڑا کر جواب دیا جیسے ہی آیت خاموش ہوئی تو کسی کی سانس خارج کرنے کی آواز موبائل سے آئی۔ ایسا لگا کہ کوئی مرد تھا۔ رابیل نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو آیت کی ہی کال تھی رابیل نے سر جھٹکا۔

"ہمم اچھی بات ہے۔۔۔اور تم نے اسائنمنٹ بنالی؟"رابیل نے اب اپنے پاؤں پر لوشن لگاتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں میں نے تو بنالی تم بتاؤ؟"آیت اب کچھ پی رہی تھی۔

"ہاں میری بھی بن گئی۔۔۔"رابیل نے جواب دیا۔

دونوں کی ایسے ہی باتیں جاری رہیں پھر تھوڑی دیر بعد رابیل نے بات کر کے الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا۔

اب رابیل پاؤں میں سلیپر پہن کر اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"صحیح کہتے ہیں خوبصورتی بھی نصیب کی محتاج ہوتی ہے۔"رابیل نے خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے اعتراف کیا۔

"اکثر خوبصورت نقاب اترتے ہیں تو بھیانک چہرے سامنے آتے ہیں ایسے چہرے جو ظاہری طور پر تو نہایت دلکش ہوتے ہیں لیکن ان کے پیچھے چھپی ہوئی بدصورتی

www.novelsclubb.com

ان خوبصورت چہروں کا نور چھین لیتی ہے۔" رابیل نے اپنے چہرے کو چھو کر دیکھا۔

"کیا میرے چہرے پر نور ہے؟" رابیل نے اپنا تنقیدی جائزہ لیا۔

"کیا میرا ظاہر اور باطن ایک ہے؟ کوئی جھول نہیں؟" اب وہ اپنے چہرے کے نقوش کو باری باری چھو رہی تھی۔

"اگر میرا کردار برا نہیں تھا اگر میں دو چہرے نہیں رکھتی تو میرے ساتھ یہ سب کیوں ہوا؟" اب رابیل اپنے بال کھول رہی تھی۔

"میں اگر اچھی تھی تو میرے ساتھ برا کیوں ہوا؟..... نہیں میں ہی اچھی نہیں تھی ۔۔۔میں اچھی نہیں ہوں۔۔۔" دفعتاً رابیل نے اپنے بال کھینچنے شروع کر دیئے، اپنے چہرے کو نوچنا شروع کر دیا۔ رابیل کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی اس کا سر چکرا رہا تھا اور وہ زمین پر گر پڑی۔

رابیل زمین پر گری لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔رابیل کے گال فرش سے ٹکرائے تھے،اس کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ دھواں ہورہا تھا۔وہ سانس لینے کی کوشش کررہی تھی اور پھر ہر جگہ اندھیرا چھا گیا۔ساری آوازیں خاموش ہوگئیں۔وہ بیہوش ہوگئی تھی۔

رابیل کی جب دوبارہ آنکھ کھلی تو وہ فرش پر پڑی تھی سورج کی کرنیں رابیل کے چہرے سے ٹکرائی تھیں۔رابیل نے خود کو اٹھانے کی کوشش کی اس کا سر بھاری تھا۔وہ بہت مشکل سے خود کو سنبھالتی بیڈ تک آئی اور گھڑی دیکھی تو وہ صبح کے سات بجا رہی تھی۔یونیورسٹی جانے میں ابھی وقت تھا تو وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور ایک بار پھر نینداس پر تاری ہوگئی۔

oooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

فجر کی آزان ہو رہی تھی۔اندھیرا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔آزان کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ اٹھ بیٹھا۔گھڑی دیکھی تو وہ حیران رہ گیا۔

کیا واقعی فجر کا وقت ہو رہا تھا؟آج وہ جاگا نہیں تھا۔اسے وہ خواب آج نہیں آیا تھا جو اتنے سالوں سے اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ہوا کیا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا مگر آج وہ سکون میں تھا۔لیکن اس کی تہجد کذا ہو چکی تھی۔

وہ بیڈ سے اٹھا اور وضو کرنے باتھ روم میں چلا گیا۔اس کا کمرہ بہت سادہ تھا اور اس میں موجود اکثر اشیاء کا رنگ سفید اور کالا تھا۔

وہ وضو کر کے آیا اور نماز ادا کرنے لگا نماز کے بعد اس نے دعا نہیں مانگی لیکن دل ہی دل میں وہ شکر گزار بھی تھا اللہ کا جس نے اتنے عرصے بعد اس کی زندگی کو پر سکون کر دیا تھا۔

(اللہ کو آپ کے الفاظ کی ضرورت نہیں پڑتی دل کی زبان کو وہ سب سے بہتر جانتا ہے۔وہ اپنے بندے کے راز رکھتا ہے، دنیا کے سامنے اپنے بندے کو رسوا نہیں ہونے دیتا۔)

وہ نماز سے فارغ ہوا سورۃ یٰس پڑھی اور اپنا فلیٹ بند کر کے واک کیلئے نکل گیا۔

دوڑتے ہوئے اس نے اپنا فون نکالا اور دیکھا اس کے دوست کے میسجز اور کالز پڑی ہوئی تھیں، وہ کچھ حیران ہوا کیونکہ وہ کچی نیند سوتا تھا۔ہلکی سی آہٹ پر بھی اٹھ جاتا تھا لیکن آج کالز اور میسجز کے باوجود نہیں اٹھا تھا۔

اس نے فوراً اپنے دوست کو کال ملائی اور کانوں میں بلوٹوتھ لگائے۔دوسری طرف سے کال فوراًا ٹھالی گئی۔

"بئی تو زندہ ہے؟ میں نے تو پیکنگ کر لی تھی، سورۃ فاتحہ بھی یاد کر لی تھی اور میں بریانی کھانے کیلئے پہنچنے والا تھا۔ہائے میری بریانی جانی۔" وہ کچھ بولتا اس سے پہلے

ہی دوسری طرف سے اس کا دوست بول اٹھا اور جھٹکا اسے تب لگا جب اس نے جنازے کی بریانی والی بات کہی۔

"تم جیسی عظیم ہستیوں کو مارے بغیر میں کوچ نہیں کروں گا۔رہی بات بریانی کی تو وہ تمہیں میرے جنازے کی نہیں ملے گی کیونکہ پہلے تیری باری آئے گی اور میری باری تک تو اوپر ہو گا۔" وہ غصے سے جل کر بولا۔

"تیرے منہ میں کوئلے۔میری بڑی لمبی عمر ہے کیونکہ جب بھی کوئی میرا ذکر کرتا ہے میں وہاں حاضر ہو جاتا ہوں پھر سب بولتے ہیں بڑی لمبی عمر پائی ہے۔" وہ اس کی بات کا اثر لیے بغیر فخر سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں شیطان تو آخرت تک باقی رہے گا ہی۔" وہ بھی جواب میں بولا۔

"اس کو میں تعریف سمجھوں یا بے عزتی؟" دوسری طرف سے وہ بولا۔

"عقل مند کیلئے اشارہ ہی کافی ہے۔" وہ پر سکون سا دوڑتے ہوئے بولا۔

"تو مجھے بیوقوف کہہ رہا ہے؟"

" مینے کہا تو نہیں لیکن اگر تم کہہ ہی رہے ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔ہاں." وہ معصومیت سے بولا۔

"بیٹا یہ بیوقوف ہی ہمیشہ کام آئے گا دیکھ لینا۔" وہ کالر جھٹکتا ہوا بولا۔

"دیکھ دیکھ کر تھک گیا ہوں۔" وہ اب ایک بینچ پر بیٹھ رہا تھا۔

سورج بادلوں کو چیڑ کر اپنا راستہ بنا رہا تھا۔سبزہ لہرا رہا تھا۔پر سکون فضا تھی اور پرندوں کی آوازیں کانوں کو راحت بخش رہی تھیں۔

(اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟)

"ہاں مل گئی ہو گی کوئی تجھے اب میرے سے بیزار ہو گیا ہے۔لیکن میری بات سن لے۔۔۔تو صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔" وہ اپنی ہنسی دباتا ہوا بولا۔

"مجھے دوسری ملے یا تیسری یہ تیرا مسئلہ نہیں ہے اور آج کے بعد تو بول کے دکھا یہ فضول چیزیں گھر میں گھس کے ماروں گا۔" وہ چڑھ کر بولا تو دوسری طرف فلک شگاف قہقہہ گونجا۔اسے پتا تھا وہ ان باتوں سے چڑھتا ہے اسی لیے وہ جان بوجھ کر بولتا تھا۔

"مینے تو اپنا سر نیم بدلنے کا بھی سوچ لیا تھا پر مجھے کیا پتا تھا تو بے وفائی کرے گا میرے ساتھ۔" ایک بار پھر وہ بولا تو فون کی دوسری طرف سے صلواتیں سنا کر کال کاٹ دی گئی اور وہ دوبارہ قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

اس وقت وہ گھر کے قریبی پارک کے ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔بہت سی نظریں اس پر ہی جمی ہوئی تھیں لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔اچانک اسکا فون بجا اس نے دیکھا تو کیتھرین کا نمبر جگمگا رہا تھا۔اس نے فوراً سے اٹھا کر فون کان سے لگایا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ہاں وہی کرو۔۔۔۔میں تمہیں آگے کا جیسے بتاؤں گا ویسے ہی کرنا کم عقلی کا مظاہرہ مت کرنا اس بار۔۔۔۔ہاں ٹھیک ہے۔" آگے سے وہ کچھ

بولنے والی تھی کی اس نے فون کاٹ دیا۔اور اپنے فلیٹ کی طرف جانے لگا۔فلیٹ میں آکر وہ تیار ہوا۔اسے یونیورسٹی جانے سے پہلے کچھ کام کرنے تھے۔تیار ہو کر کمرے کا جائزہ لیا اور ہوڈی پہن کر نکل گیا۔

آج معمول کے مطابق سورج آسمان میں چمک رہا تھا۔یونیورسٹی میں ہر روز کی طرح ہلچل اور افراتفری مچی ہوئی تھی۔

تلال گیٹ سے اندر داخل ہوا تو اس کی نظر رابیل پر پڑی وہ شاید ابھی آئی تھی۔ رابیل کے پیچھے دو لڑکے بھی آرہے تھے جو رابیل سے تقریباًچند انچ کا فیصلہ بنا کر چل رہے تھے اور شاید رابیل کے ساتھ کچھ کرنے والے تھے۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ دونوں رابیل کے قریب پہنچے اچانک دونوں زمین بوس ہو گئے اور کراہنے لگے۔رابیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ دونوں اس کے قدموں میں پڑے تھے۔ان دونوں کے چہرے رابیل کے جوتوں کے سامنے تھے۔وہ دونوں ہڑ بڑا کر اٹھے اور سوری کر کے آگے نکل گئے۔رابیل کو اور ان دونوں لڑکوں کو پتا نہ چلا یہ ہوا کیسے۔

تلال نے ان دونوں لڑکوں کو ایک تار کی مدد سے کھینچ کر زمین پر گرایا تھا۔یہ تار ہمیشہ ہی اس کے ساتھ رہتی تھی۔سب کچھ اتنا جلدی ہوا کہ کسی کو کچھ سمجھنے کا موقع بھی نہ ملا کیونکہ تار بہت پتلی اور مضبوط تھی۔دونوں کے گرنے کے بعد تلال نے تار کو واپس ایک جھٹکے میں کھینچا۔سب ان دونوں لڑکوں پر ہنس رہے تھے۔

جیسے ہی تلال آگے بڑھنے لگا تو اس نے دیکھا کہ رابیل مشکوک نگاہوں سے تلال کو ہی دیکھ رہی تھی۔جو کہ اس وقت بھی ٹوپی کو اپنے چہرے کے آگے کیے چہرہ

www.novelsclubb.com

جھکائے ہوئے تھا۔رابیل کی نظریں اپنے اوپر دیکھ کر تلال نے ابرو اچکائی جیسے پوچھ رہا ہو کیا؟

"یہ کیا حرکت تھی؟"رابیل نے ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر پوچھا۔

"کیا؟"اس نے مصنوعی حیرانگی سے پوچھا۔

"یہی جو ابھی تم نے کیا۔"رابیل ابھی بھی نظریں تلال پر جمائے ہوئے تھی۔

رابیل کا اشارہ ان دو لڑکوں کی طرف تھا۔

"میں نے ابھی کیا کیا؟"تلال پھر ویسے ہی بولا تو رابیل کو غصہ آیا اور تلال کو اس کا چہرہ دیکھ کر ہنسی۔

www.novelsclubb.com

رابیل اس وقت لال رنگ کا تنگ فراک پہنے ہوئے،دوپٹہ گلے میں ڈالے، بالوں کی ہمیشہ کی طرح پونی ٹیل بنائے ہوئے تھی۔تلال کی نظریں رابیل کی آنکھوں پر مرکوز تھیں۔

"زیادہ بنو مت تم نے ہی ان دونوں لڑکوں کو گرایا ہے اور اب انجان بن رہے ہو صاف صاف بتاؤ کیوں گرایا ہے انہیں؟"رابیل کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔

" Not interested."

تلال رابیل کو اگنور کر کے آگے بڑھ گیا کیونکہ اس نے ہادی کو دیکھا تھا جو اسی طرف آرہا تھا۔

"اے رکو۔"رابیل دوڑتی ہوئی آگے کو آئی اور ایک بار پھر سامنے سے آتے ہادی سے ٹکرائی اور اس بار ہادی کا فون نیچے گرا اور رابیل کے پاؤں کے نیچے آکر ٹوٹ گیا۔ہادی کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اور کافی پریشان بھی تھا۔لیکن اب اپنا ٹوٹا ہوا فون دیکھ کر ہادی نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو رابیل کو دوبارہ دیکھ کر اس کا دماغ پورا گھوم گیا۔

دوسری طرف رابیل دو دن میں دو لوگوں کے فون توڑ چکی تھی۔

"تم لڑکی۔۔۔۔"ہادی، رابیل کی طرف دیکھ کر اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا جبکہ رابیل اب تھوڑی خوف زدہ تھی کیونکہ غلطی اس بار واقعی رابیل کی تھی۔

"تم جانتی بھی ہو کیا کیا ہے تم نے؟ کبھی دیکھ کر چل بھی سکتی ہو۔۔۔؟ اف خدایا ۔۔۔۔۔کوئی مجھے گن لا دے سب سے پہلے تمہیں ہی شوٹ کروں گا۔"ہادی کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس لڑکی (مصیبت) کا کیا کرے۔

"کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔"تلال نے آگے بڑھ کر ہادی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پوچھا۔

"امی کے بارے میں بات ہو رہی تھی ڈاکٹر سے اور اس نے بیچ میں ہی میرا فون توڑ دیا میرا ڈاکٹر سے رابطہ ابھی بہت ضروری تھا۔"وہ بہت مشکل سے اپنے آپ پر کنٹرول کیے ہوئے تھا ورنہ اپنی ماں کیلئے ابھی رونا بھی شروع کر دیتا۔

"تم چلو واجد ہینڈل کر لے گا۔ فون ٹوٹا ہے لیکن ڈاکٹر کا نمبر نکلوانا اور ہیکنگ وہ بہت بہتر جانتا ہے فکر نہیں کرو۔" تلال نے ہادی کا ہاتھ پکڑا اس کا فون اٹھایا اور آگے بڑھ گیا۔ ہادی ابھی بھی غصے سے رابیل کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

رابیل کو اب اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ شرمندہ بھی تھی۔ لیکن وہ کیا کرتی اسے کچھ سمجھ نہیں آیا۔ وہ بے دلی سے کلاس میں چلی گئی جہاں آیت پہلے سے اس کے انتظار میں تھی۔ رابیل کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگی کیا ہوا؟ تو رابیل نے ساری بات بتا دی۔

"رابیل تمہیں ایکسکیوز کرنا چاہیئے کیونکہ تم نے ان کا نقصان کیا ہے۔" آیت کا منہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ بہت غصے میں تھی۔ لیکن بمشکل ضبط کر رہی تھی۔

"تمہیں اتنا غصہ کیوں آرہا ہے؟" رابیل نے آیت کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں۔ لیکن دو دن میں ہی تم نے پہلے ان کی بے عزتی کی اور فون بھی توڑا تمہیں وہیں معافی مانگنی چاہیئے تھی اگر ان کی ماں کو کچھ ہو گیا تو؟ خیر چھوڑو میں بھی

کسے سمجھا رہی ہوں۔" آیت کا بدلہ ہوا رؤیہ دیکھ کر وہ اور اداس ہو گئی لیکن اس نے کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ بھی شاید صحیح کہہ رہی تھی۔

سارے لیکچرز لینے کے بعد جب وہ یونیورسٹی سے نکل رہی تھی اس نے دور سے ہادی، تلال، سمی اور واجد کو دیکھا۔ وہ چاروں آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ہادی بھی پہلے سے بہتر لگ رہا تھا۔ ہادی کے ہاتھ میں اس کا ٹوٹا ہوا فون ابھی بھی موجود تھا۔ وہ تھوڑا مطمعن ہوئی کہ شاید اس کی ماں کے حوالے سے ڈاکٹر سے بات ہو چکی ہے۔ ہادی کی نظر اچانک رابیل پر پڑی تو رابیل کو دیکھ کر ہادی نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ باقی تینوں نے دیکھا تو سامنے رابیل تھی۔ رابیل کو سب کی نظریں عجیب لگیں تو وہ جلدی ہی وہاں سے نکل گئی۔

"تلال آج بھی تم نے اس لڑکی کو کچھ نہیں کہا؟" سمی نے ابرو اچکا کے پوچھا۔

" مینے سوچا ہے میں اب لڑکیوں سے دور رہوں گا۔" تلال نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا تو تینوں کے منہ کھل گئے۔

"تجھے بخار ہے نہ میرے بچے ادھر آمیں تجھے ڈاکٹر پر لے چلتا ہوں، کمزوری تو محسوس نہیں ہو رہی؟" سمی تلال کے ماتھے کو چھوتا ہوا بولا جبکہ سمی کی بات پر واجد اور ہادی کے چہرہ پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ آئی۔

"کوئی بخار نہیں ہے زیادہ میری ماں نہ بن۔" تلال نے چڑھ کر بولا۔

"وہ تو میں چاہ کر بھی بن نہیں سکتا۔۔۔" ہادی آنکھ دباتا ہوا بولا تو واجد اور سمی کے قہقہے ایک ساتھ لگے اور ہادی نے اپنی ہنسی دبائی۔

پھر وہ چاروں بھی اپنے اپنے راستوں کو نکل گئے۔

وہ الگ الگ راستوں کے مسافر تھے لیکن قسمت ان کو ایک مقام پر ایک ساتھ لے آئی تھی کیونکہ کاتب نے ان کا ملنا یہیں سے مکتوب کیا تھا اور شاید کسی کا بچھڑنا بھی۔

ooooooooooo

کمرے میں مدھم سی روشنی جل رہی تھی۔ سیدھے بال پونی ٹیل میں جکڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی کچھ وکلاء کے کیسز لڑنے کے طریقے دیکھ رہی تھی۔ اس نے بلوٹوتھ لگا رکھے تھے تبھی کمرے میں کوئی شور نہیں تھا۔ وہ لاء پڑھ رہی تھی۔ اس کے پیچھے اس کا مقصد اس کا شوق یا پیسے کمانا نہیں تھا۔ بلکہ اس کے پیچھے بہت بڑا مقصد لیئے وہ اپنے قدم اس راہ میں آگے بڑھا رہی تھی۔ اس کی گود میں ایک فوٹو فریم تھا جس میں ایک ادھیڑ عمر شخص کی تصویر لگی ہوئی تھی۔

"جج صاحب قاتل اپنے طور پر قتل پرفیکٹ طریقے سے کرتا ہے اسے اور پرفیکٹ ہمارے آج کل کے ایسے وکلاء اور پولیس افسران بنا دیتے ہیں جن کو صرف اس دنیا کی دولت سے مطلب ہوتا ہے لیکن..." وکیل سر جھٹک کر مسکراتا سیدھا ہوا اور بولنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"وہ شاید یہ بھول جاتے ہیں خدا کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں، وہ شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے اوپر بھی کوئی بیٹھا ہے جو ان کی ساری پر فیکشن کو ایک ہی چال میں شہ اور مات دے سکتا ہے۔" وکیل مسکرا ضرور رہا تھا لیکن اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے اس وکیل کے انداز میں کیس جیت کر کسی بھی طرح کا غرور نہیں تھا۔ بلکہ اس کی آنکھوں میں نمی تھی لیکن لہجہ مضبوط تھا۔

"میرے کلائنٹ کو آج پورے اٹھارہ سال بعد انصاف مل رہا ہے۔۔۔ ان اٹھارہ سالوں میں قاتل اور اس کی فیملی کو کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ وہ آزاد گھومتا رہا، لیکن ان بوڑھے بزرگ کا کیا؟ ان کی بیٹی کی تو کوئی غلطی نہیں تھی اس کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے کے بعد اسے قتل کر دیا گیا اور سب لوگوں نے کس کا ساتھ دیا؟ ایک قاتل کا اور وہ لڑکی جس نے اپنی جان گنوا دی اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ فحاشہ تھی۔" وکیل اب کرب سے آنکھیں بند کر کے اپنے اندر مزید بولنے کی ہمت جٹا

www.novelsclubb.com

رہا تھا اور کورٹ میں ہر طرف خاموشی تھی۔وکیل نے آنکھیں کھولیں اور گہرا سانس خارج کرتے بولنا شروع کیا۔

"اس قاتل کا ساتھ دیا ان پولیس والوں نے،ان وکلاء نے جنہیں ڈگری لوگوں کو انصاف دلانے کیلئے تھمائی گئی تھی نہ کہ پیسہ بنانے کیلئے، جھوٹ بولنے کیلئے، ناانصافی کرنے کیلئے۔جج صاحب مجھے کوئی آڑ محسوس نہیں ہو گی یہ بولتے ہوئے کہ پہلے جج بھی بک گیا تھا صرف اور صرف چند پیسوں اور اپنی پوسٹ برقرار رکھنے کیلئے۔"وہ بول رہا تھا اور سب سن رہے تھے۔۔۔شرمندہ سے سر جھکائے،دم بخود۔

www.novelsclubb.com

"اگر ہمیں لوگوں کی بجائے اللہ کا خوف آجائے نا۔۔کہ کبھی ہماری بھی پکڑ ہو گی اس علم اور اس ڈگری کے غلط استعمال کرنے پر تو شاید واقعی ہم آج صرف پاکستان میں نہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہ رہے ہوتے۔مجھے خوف نہیں ہے کسی

انسان کا کیونکہ میرے اندر خوف خدا ہے۔مجھے نہیں خوف موت کا، کسی قاتل کا نہ ہی آپ کا....."اس نے جج کی طرف اشارہ کیا۔

"کیونکہ میں سچ کے ساتھ کھڑا ہوں حق کی بات کر رہا ہوں۔۔۔جو کہ اب سب جانتے ہیں۔۔۔جان جاتی ہے تو جائے لیکن ایمان نہ جائے۔۔۔۔۔۔یور آنر...."

وکیل نے اپنی بات ختم کی اور فیصلہ جج پر چھوڑ دیا لیکن فیصلہ تو سامنے تھا سب کے۔۔۔کورٹ میں موجود سب لوگوں نے کھڑے ہوتے ہوئے تالایاں بجائی لیکن اسے ان سب کی ستائش کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔جج صاحب نے قاتل کو پھانسی کی سزا سنا کر عدالت ملتوی کر دی جج صاحب بھی خوشگوار نظروں سے اس وکیل کو دیکھ رہے تھے جو ایک ایسا کیس حل کر گیا تھا جسے اٹھارہ سال میں کوئی وکیل نہیں کر پایا تھا۔

وکیل چلتا ہوا مقتولہ کے والد کے پاس آیا اور ان کے آگے جھکا۔وہ بوڑھا جس نے ہر دروازہ کھٹکا یا تھا صرف اپنی بچی کو انصاف دلانے کیلئے آج اللہ نے وہ دروازہ ان

کیلئے کھول دیا تھا۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ہمت اب باقی نہ رہی تھی۔انہوں نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے اس اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے کو دیکھا اور اپنا لرزتا ہوا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا۔وہ مسکرا دیا اور ان کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا اور پھر تھوڑی دیر میں باہر نکل گیا۔

رابیل جو بہت غور سے یہ ویڈیوز دیکھ رہی تھی اس نے اپنی گود میں موجود تصویر کو اٹھایا اور ہاتھوں سے محسوس کیا۔

"اللہ کچھ نہیں بھولتا اور رابیل اتنی آسانی سے کسی کو معاف نہیں کرتی۔رابیل اب دو جنگیں لڑے گی آپ کی بھی اور اپنی بھی لیکن اس بار اپنے سٹائل میں۔"وہ ہر نئے دن کے ساتھ اپنے ارادے اور مضبوط کرتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ایک ایک انسان کو نہ رلایا تو میرا نام رابیل نہیں۔۔۔۔ویسے بھی میرے دو نام ہیں۔۔۔" وہ اپنی ہنسی دباتی ہوئی بولی اور پھر اٹھ کر باتھروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔آخر رابیل کے بھی دو نام تھے۔۔۔۔دو چہرے۔۔۔۔

ooooooooooooo

سورج ڈھل چکا تھا۔ہر سو اندھیرا چھا چکا تھا۔تاج ولا بھی اندھرے میں ڈوبا ہوا تھا لگتا تھا کہ اس گھر کے مکینوں کی زندگیاں بھی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھیں۔اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے۔اور یہ منظر تھا اول منزل کے پہلے ماسٹر بیڈروم کا۔

www.novelsclubb.com

بیڈ پر ایک بوڑھا شخص نالیوں میں جکڑا ہوا، بے حس و حرکت لیٹا ہوا تھا جیسے اس کے وجود کو ان نالیوں نے زندہ رکھا ہوا گر یہ اتری تو اس کی سانسیں بھی تھم جائیں گی۔

بیڈ پر اس بوڑھے شخص کے ساتھ ایک نوجوان بیٹھا تھا۔

"آپ نے میرے ساتھ، میری ماں کے ساتھ کبھی کچھ اچھا نہیں کیا ہمیشہ ہمیں اور اپنی دوسری بیوی کو دھوکے میں رکھا لیکن اس کے باوجود میں آپ سے نفرت نہیں کر پا رہا۔" وہ ایسے بول رہا تھا جیسے سامنے والا شخص اس کی تمام باتوں کا جواب دیگا۔اس کی تمام ازیتوں کا حساب دے گا۔ لیکن وہ وجود ہنوز بے حس و حرکت پڑا رہا۔

"آپ نے نہ اپنی اولادوں سے نبھائی، نہ اپنی بیویوں سے، نہ اپنے آپ سے اور نہ ہی اس خدا سے۔ آپ کو کبھی خوف نہیں آیا اتنی زندگیاں برباد کرتے ہوئے؟ کیا کوئی انسان اس قدر بھی گمراہ ہو سکتا ہے کہ اسے اپنا مرنا ہی بھول جائے؟" وہ اب کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہا تھا۔

"آپ نے غلط کیا، میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے مار بھی نہیں سکتا میرے ہاتھ یہ گناہ نہیں کر سکتے، جن ہاتھوں نے کئی گناہ گاروں کو ان کے انجام تک پہنچایا ہے وہ ہاتھ اپنے باپ کی دفع کمزور پڑ جاتے ہیں۔ میں نہیں جانتا میں نے آپ کو اس طرح زندہ

www.novelsclubb.com

کیوں رکھا ہے۔ لیکن آپ کو کھو کر میرے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ جو سوتیلے ہوتے ہیں کیا وہ اپنا لیتے ہیں؟ کیا وہ دھتکارتے نہیں؟ مجھے دھتکارے جانے سے خوف آتا ہے میں دھتکارے جانے کی بجائے اپنے احساسات کی قربانی دینا بہتر سمجھتا ہوں۔ لیکن ان سب کی بھی حفاظت میں خود کروں گا۔" وہ رو رہا تھا وہ واقعی رو رہا تھا کیوں رو رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا شاید اس لیے کہ وہ ہمیشہ خالی ہاتھ رہا تھا اور شاید ہمیشہ رہنے والا تھا۔ لیکن کل کس نے دیکھا ہے؟ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے، ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے!

صبر اسی لیے تو ضروری ہے۔ توکل اسی کا ہی تو نام ہے جب ساحل میں ساری کشتیاں ڈوب جائیں اور آپ تب بھی کہیں کہ اللہ ہے نا اور اچانک سامنے کنارہ نظر آ جائے۔

www.novelsclubb.com

وہ وہاں سے اٹھا اپنے کمرے میں آیا کپڑے بدلے اور نوافل پڑھنے لگا۔اسے نماز کسی نے نہیں سکھائی تھی۔پہلی بار نماز اس نے خود ادا کی تھی اسے نماز کیسے آتی تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔وہ حافظ قرآن تھا۔اسے قرآن بھی کسی نے نہیں سکھایا تھا۔اسے زیادہ لوگ نہیں جانتے تھے۔وہ خود حیران تھا کی اس نے چھ سال کی عمر تک قرآن نہیں دیکھا تھا لیکن جس دن اس نے قرآن دیکھا اور کھولا تو لفظ خود بخود ادا ہونے لگے۔جتنی مرضی تکلیفیں کیوں نہ برداشت کی ہوں۔۔۔وہ اللہ سے مایوس نہیں ہوا تھا۔کیوں نہیں ہوا تھا؟وہ نہیں جانتا تھا لیکن اسے بس اتنا پتا تھا کہ انسانوں کو اللہ نے اپنی عبادت کیلئے بنایا ہے اور وہ وہی کر رہا تھا جس کیلئے اسے دنیا میں بھیجا گیا تھا۔وہ جتنا بھی مصروف کیوں نہ ہو اس وقت صرف اللہ کی بارگاہ میں حاضری لگاتا تھا کسی دنیا والے کے سامنے نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ تقریباً دو گھنٹے ایسے ہی اللہ کی یاد میں مصروف رہا پھر دعا مانگ کر اٹھا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ وہ سوتا بہت کم تھا۔ ہفتے میں صرف ایک دو راتیں دو یا چار گھنٹے سونے کے بعد بیشک اسے پورا ہفتہ دن رات کام کروالو وہ ہمیشہ ترو تازہ نظر آتا۔

کام کرنے کے بعد اپنے کمرے پر ایک نظر دوڑائی کیونکہ اس کمرے میں کوئی نہیں آسکتا تھا اور یہاں سے چیزوں کو ہلکا سا ہلانا بھی مطلب اگلے شخص کی موت۔ وہ اپنے کمرے کی صفائی زیادہ تر خود ہی کرتا تھا۔ کبھی کبھار ملازم سے کرواتا اور اس ملازم کی جان سولی پر لٹکی ہوتی تھی کہ کہیں گھبراہٹ میں ہی کوئی چیز ٹوٹ نہ جائے اور پھر وہ ملازم اس صفحہ ہستی سے مٹا ہو۔

وہ کمرے کو اچھے سے لاک کر کے گھر سے نکل گیا۔

oooooooooooo

ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا۔ہادی، سمی اور واجد تینوں ابھی گیٹ سے تھوڑا سا فاصلے پر موجود تھے۔

سورج کی کرنیں ان تینوں کی آنکھوں کو چھو رہی تھیں اور تینوں کی آنکھیں بہت ہی پر کشش لگ رہی تھیں۔

یونیورسٹی میں سب لوگ ان کو جانتے تھے۔خاص کر کے سمی کو کیونکہ آدھی یونیورسٹی کی چیزیں وہ غائب کر چکا تھا اور آج تک ان کا نام ونشان نہیں ملا تھا۔جیسے کہ وہ چیزیں صفحہ ہستی سے ہی مٹ چکی ہوں۔ابھی بھی وہ ایک جونیئر کا بر گر اور ایک کی اسائنمنٹ غائب کر کے آیا تھا۔جس کی اسائنمنٹ غائب کی تھی وہ لڑکا اس کے ترلے کر چکا تھا۔لیکن سمی کا کہنا تھا کہ اس کی گنہگار آنکھوں نے کبھی بھی اس لڑکے کی اسائنمنٹ نہیں دیکھی۔

"آج رات ڈن ہے نا پلین ؟" سمی ان کی توجہ رات والے معاملے کی طرف بھٹکانے لگا تا کہ وہ اسائنمنٹ کو بھول جائیں۔وہ بندے کے دماغ کو ایک سیکنڈ میں

www.novelsclubb.com

الٹنے کا ہنر رکھتا تھا۔ لیکن سامنے پھر ہادی اور واجد تھے۔ اور ہادی جیسا دماغ تو شاید سمی کی اگلی سات نسلیں بھی حاصل نہیں کر سکتی تھیں۔

"تو کب سدھرے گا؟" ہادی نے سمی کو بھنویں بھینچ کر دیکھا۔ سمی ابھی ہادی سے دو مکے کھا چکا تھا۔ اپنے اس کارنامے پر لیکن پھر بھی اس نے نہیں بتایا تھا کہ اسائنمنٹ کہاں غائب ہوئی ہے۔ وہ ڈھیٹ نہیں تھا بلکہ ڈھیٹوں کا سربراہ تھا۔ کوئی کارنامہ سرانجام دے کر اپنا جرم قبول کر لے؟ یہ شاہمیر کے خون میں نہیں تھا۔ اس کے جسم میں خون کی جگہ ڈھٹائی اور شیطانی مادہ بہتا تھا۔

"تو مجھے جھوٹا بول رہا ہے اور اس آئے گئے کو سچا؟ اتنی بے اعتباری؟ ہائے اللہ مجھے اٹھا لے..." وہ ایکٹنگ کا بادشاہ تھا۔ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے دہائیاں دینا شروع ہو گیا۔ واجد اس سارے منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"ہاں اٹھالے زمین کا بوجھ تھوڑا کم ہو..." ہادی نے اس کی ایکٹنگ کا اثر لیے بغیر بولا۔

"جاؤ نگا تو پھر بھی اس دھرتی کے اندر ہی بوجھ کیسے کم ہو گا؟" وہ اسی طرح آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔

آس پاس نئے سٹوڈنٹس رک کر یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جبکہ اکثریت اس ڈرامے کی عادی تھی کیونکہ آئے دن یہ ڈراما دیکھنے کو ملتا رہتا تھا۔

"اندر جائے گا نا اوپر سے تو بوجھ کم ہو جائے گا نا!" وہ بھی اس کا دوست تھا اور حاضر جواب بھی۔ وہ سمی سے زیادہ دماغ رکھتا تھا اور وہی ہر بندے کا منہ بند کروا سکتا تھا۔

"کوئی نہ میرے مرنے کے بعد تو ہی اپنے بچوں کے نام میرے نام پر رکھے گا۔ میری یاد میں تم لوگ دن رات تڑپو گے۔ تم لوگوں کے خواب میں روز آؤں گا اور میں تم لوگوں کا مرنے کے بعد جینا حرام کر دوں گا۔" سمی اب کھڑا ہوتا اپنی پینٹ جھاڑتا ہوا بولا کیونکہ اس کے نئے فیشن پر مٹی لگ گئی تھی۔

"جینا حرام تو ابھی بھی کیا ہی ہوا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔" ہادی بھی پھر ہادی تھا۔

"ناشکرے لوگ۔۔۔ تم لوگوں کا پیچھا سمی ایسے ہی نہیں چھوڑنے والا۔ ابھی تو میں نے تم لوگوں کی نسلوں کو بھی دکھانا ہے کہ اس دنیا میں شاہمیر نامی ایک مخلوق بھی پائی جاتی ہے۔" سمی اب اپنی شرٹ کا کالر جھٹکتا ہوا بولا۔

ابھی ہادی کچھ بولتا کہ گیٹ سے رابیل اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔۔

جیسے ہی سمی اور واجد کی نظر رابیل پر پڑی ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر دونوں نے ہادی کی ایک ایک ٹانگ اٹھائی اور اسے اپنے کندھے پر بٹھا کر اتنی سپیڈ سے بھاگے کہ نہ انہوں نے دائیں دیکھا نہ بائیں اور نہ ہی یہ کہ وہ کہاں جائیں گے بس انہیں منظر سے غائب ہونا تھا۔ وہ ایک بار پھر ان دونوں کا ٹکراؤ اور اپنے دوست کا نقصان برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

رابیل جو کہ کل والی حرکت پر ہادی سے سوری کہنے والی تھی ارے ارے کرتی رہ گئی۔۔۔۔

\-----------------------------------

رات کے دس بجے۔۔۔۔

ہر طرف شور مچا ہوا تھا۔عوام ہوٹنگ کر رہی تھی۔ہر کوئی علیحدہ علیحدہ ناموں کے نعرے لگا رہا تھا۔ہادی۔۔۔ہادی۔۔۔ہادی۔۔۔۔،تلال۔۔۔۔تلال۔۔۔۔ تلال۔۔۔۔،وجاد۔۔۔۔(وجاد "واجد" کا اصل نام تھا۔)وجاد۔۔۔۔وجاد۔۔۔، سمی۔۔۔۔۔سمی۔۔۔۔سمی۔۔۔۔۔،مائیک۔۔۔۔۔مائیک۔۔۔۔۔ مائیک۔۔۔۔۔،ٹائیگر۔۔۔۔ٹائیگر۔۔۔۔ٹائیگر۔۔۔انہیں چھ لوگوں کے نام ہر طرف گونج رہے تھے۔

وہ چاروں ایک ساتھ آئے تھے۔مائیک اور ٹائیگر نئے تھے اور ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔ویسے تو ان چاروں کو ریسنگ میں آئے دن نئے لوگ دیکھنے کو ملتے رہتے تھے۔لیکن آج جو دو لوگ آئے تھے وہ بھی ریسنگ کی دنیا میں اپنا اچھا خاصا نام منوا چکے تھے۔آج تک جتنے بھی ریسنگ کے اس طرح کے آپس میں ہونے والے کمپیٹیشن ہوئے تھے وہ سب جیتے تھے۔کوئی انہیں ہرا نہیں پایا تھا۔لیکن آج وہ ان چاروں کے ساتھ ریس لگانے والے تھے جو ایک دوسرے سے تو ہار سکتے تھے لیکن کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا تھا جو ان کو ہرا دیتا۔

سب نے اپنی جگہیں سنبھالیں۔سب اپنی ہیوی بائیکس پر بیٹھ کر ہیلمٹ پہن چکے تھے۔ہادی ہر ریس میں پہلے نمبر پر ہوتا تھا،دوسرے نمبر پر تلال اور سمی واجد ایک ساتھ ہوتے تیسرے نمبر پر۔

بائیکس سٹارٹ ہو چکی تھیں۔سامنے کھڑے لڑکے نے گنتی شروع کی تین۔۔۔ دو۔۔۔ایک۔۔۔اور اس نے جھنڈا لہرایا ہی تھا کہ ایک ہوا کے جھونکے کی طرح

www.novelsclubb.com

سب بجلی کی رفتار سے منظر سے غائب ہوئے اور لڑکے کے ہاتھ میں پکڑا ہوا جھنڈا بھی غائب تھا۔وہ جھنڈا اور کون ہی ایسے لیکر جا سکتا تھا؟ایسی حرکات صرف سمی ہی کرتا تھا۔

ہادی آگے جاتا اور تلال اس سے کچھ انچ کے فاصلے پر ہوتا۔سمی اور واجدان دونوں سے کچھ انچ کے فاصلے پر ہوتے باقی سب بہت پیچھے۔

ہادی ابھی بھی اپنی پہلی پوزیشن برقرار رکھے ہوئے تھا اور تلال اپنی دوسری لیکن مائیک اور ٹائیگر،سمی اور واجد کے بلمقابل آچکے تھے۔

راستے میں فٹ پاتھ پر ایک باپ اپنے بچے کے ساتھ جا رہا تھا۔بچے کے ہاتھ میں آئسکریم تھی اور وہ بہت مصروف انداز میں کھاتا ہوا اپنے باپ کے ساتھ جا رہا تھا۔ باپ اپنے فون میں مصروف تھا۔ان کے قریب ہوا کے تیز جھونکوں کے ساتھ کچھ گزرا تھا اور بچے کی آئسکریم بھی اب غائب ہو چکی تھی۔بچہ کبھی اپنا ہاتھ دیکھتا کبھی سڑک کو وہ ابھی سمجھ نہیں پایا تھا کہ اس کی آئسکریم غائب ہو چکی ہے۔کچھ سیکنڈز

بعد اس بچے کے ننھے سے دماغ نے سگنل دیا کہ آئسکریم غائب ہو چکی ہے اور پھر بچے نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔اس کا باپ اس کے رونے پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور اسے چپ کروانے لگا۔

ہر بائیک کی رفتار پہلے سے تیز ہو چکی تھی۔مائیک اور ٹائیگر اب آگے نکل آئے تھے۔وہ اب تلال کے بلمقابل آچکے تھے۔تلال نے ان دونوں کو دیکھا اور اپنی سپیڈ بڑھادی۔اب وہ ان دونوں سے آگے نکل چکا تھا اور ہادی کے بلمقابل آکر اس نے ہادی کو اشارہ کیا تو ہادی نے اپنی رفتار اور زیادہ کر دی۔اس کی بائیک کے ٹائرز میں سے چنگاری نکلی۔اب مائیک اور ٹائیگر دوبارہ سمی اور واجد کے بلمقابل آچکے تھے کیونکہ سمی اور واجد کی سپیڈ اب اور بھی تیز ہو چکی تھی۔

ہادی، تلال، سمی اور واجد اب دوبارہ اپنی پوزیشنز سنبھال چکے تھے ان کی سپیڈ اتنی تیز ہو چکی تھی کہ مائیک اور ٹائیگر ان چاروں کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے ساتھ ساتھ ان تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔مائیک اور ٹائیگر کی بائیکس کی

www.novelsclubb.com

سپیڈ 360 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی تھیں لیکن وہ چاروں اتنا آگے نکل چکے تھے کہ ان کو صرف سمی اور واجد دکھائی دے رہے تھے وہ بھی بہت دور سے۔

وہ چاروں اس طرح بائیکس چلاتے جیسے ان کے پاس ایک نہیں دس زندگیاں ہیں ایک بار مر بھی گئے تو خیر ہے۔

کبھی وہ چاروں اپنی بائیک کو ایک ساتھ ہوا میں لیجا کر ایک ٹائر پر چلاتے تو کبھی ادھر سے ادھر ایک انداز میں بائیکس کرتے کہ دو لوگ ایک سائیڈ اور دو لوگ دوسری سائیڈ نظر آتے۔

چاروں نہ صرف بائیکس چلانے میں مہارت رکھتے تھے بلکہ گاڑی چلانے میں بھی ان کا انوکھا ہی انداز ہوتا۔

ہادی اپنی منزل سے کچھ ہی فاصلے پر تھا کہ زناٹے کی آواز سے ایک گاڑی اس کے پاس سے گزری اور فنشنگ پوائنٹ پار کر گئی۔ وہ گاڑی اتنی اچانک آئی تھی کہ نہ تلال ہادی تک پہنچ پایا نہ ہی سمی اور واجد تلال کو آگاہ کر پائے۔

www.novelsclubb.com

ہادی آج دوسرے نمبر پر تھا، سمی تیسر پر، چوتھے پر سمی اور واجد اور چوتھے نمبر پر مائیک اور ٹائیگر جو کہ ابھی بھی فنشنگ پوائنٹ سے دور تھے۔

گاڑی میں بیٹھی شخصیت نے فنشنگ لائن پار کرنے کے بعد ڈرفٹنگ کرنا شروع کر دی۔اب لوگ اس گاڑی کے گرد ایک دائرے میں کھڑے ہو چکے تھے۔سب اس منظر کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔ان کیلئے یہ منظر کافی دلچسپ اور انٹرسٹنگ تھا۔اب کہ اندر بیٹھی شخصیت نے بریک لگا کر گاری روکی۔

وہ چاروں اپنی بائیکس سے اتر کر گاڑی کے پاس آئے اور اس میں بیٹھی ہوئی شخصیت کو دیکھ کر ان چاروں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

وہ رابیل تھی۔دو انگلیوں سے ان کو سیلوٹ دیتی آنکھ دبا کر اپنی گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتی مجمعے سے دور لے گئی۔اسے کہیں پہنچنا تھا۔

سب ستائشی نظروں سے اس لڑکی کو دور جاتا دیکھ رہے تھے جو اچانک ہی نہ جانے کہاں آئی اور ریس جیت کر نکل بھی گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تلال بولا۔ “ Interesting”

سمی اور واجد دونوں اکٹھے بولے۔ “ Really....”

"ہاں چلو اب نکلو سب یہاں سے۔ شکل گم کرو۔" ہادی نے چٹکی بجا کر سب کو اس سحر سے باہر نکالا۔

تلال کے لبوں پر تبسم بکھرا تھا جسے وہ چھپا گیا۔

پھر سب اپنی بائیکس لے کر منظر سے غائب ہو گئے۔ لیکن مائیک اور ٹائیگر غصے سے ان چاروں کو جاتا ہوا دیکھ رہے۔

"اس ہار کا بدلہ ادھار رہا۔" ٹائیگر بولا تو مائیک نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"ہاں اود اس میں تمہارا ساتھ میں دوں گا۔"

قسمت میں اب کیا لکھا تھا؟ سب بے خبر تھے لیکن جس نے سب مکتوب کیا تھا اسے ہر چیز کی خبر تھی اور وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

رات کے گیارہ بجے کا وقت تھا۔ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔زیادہ تر لوگ نیند کی وادیوں میں اتر چکے تھے اور کچھ لوگ زندگی سے بیزار ہو کر تفریح کرنے کیلئے مختلف مقامات کا رخ کر رہے تھے۔وہ بھی اپنی زندگی سے بیزار ایک آنلائن فرینڈ کے بلانے پر اس وقت کلب میں موجود تھی۔

رابیل کو پارٹیز میں جانے کی عادت تھی وہ ہفتہ میں تین یا چار بار کسی نا کسی کلب یا پارٹی میں ضرور جاتی تھی۔صرف وہاں کے شور میں خود کو گم کرنے کیلئے۔

رابیل ڈرنک نہیں کرتی تھی وہ صرف وہاں بیٹھتی اور کچھ وقت گزار کر ایسے ہی گھر آجاتی۔رابیل کو خود سمجھ نہیں آتا تھا اتنے تیز میوزک میں اسے کیا دلچسپی تھی۔وہ خود جان نہیں پائی تھی کہ اسے یہاں آکر کیا ملتا ہے؟لیکن وہ پھر بھی آجایا کرتی تھی۔

آج رابیل کو اس کی ایک نئی دوست نے انوائیٹ کیا تھا۔ کیونکہ اس کی برتھڈے پارٹی تھی اور یہاں زیادہ تر لوگ اس لڑکی کے رشتہ دار یا دوست ہی تھے۔ جوان لڑکیاں اور لڑکے۔

رابیل ریس سے سیدھا ادھر آئی تھی۔

رابیل ایک کونے میں کھڑی تھی جب علینا اس کے پاس آئی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو آؤ ڈانس کریں اور آؤ میں تمہیں سب سے ملاتی ہوں."

علینا رابیل کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچ کر ایک جگہ لے گئی جہاں چھ لڑکے اور لڑکیوں کا گروپ کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس سے ملو یہ ہے میری آنلائن فرینڈ رابیل اور رابیل یہ ہیں میرے دوست فروا، آئینہ، صالحہ، مسکان اور یہ ہے زوبیر اور ہارون۔" علینا نے باری باری سب کا تعارف کروایا رابیل بمشکل مسکرائی اور ہیلو کیا۔ سب نے ہاتھ ملایا لیکن جیسے ہی رابیل نے ہارون سے ہاتھ ملایا اسے کچھ عجیب لگا۔ رابیل نے ہارون کے چہرے کی

طرف دیکھا تو وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔رابیل نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

رابیل کو غصہ بہت آرہا تھا اور وہ اس ہارون کے بچے کو یہیں بجا بھی دیتی۔ لیکن وہ ماحول خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے سائیڈ پر آکر کھڑی ہو گئی۔

"ارے تمہیں کیا ہوا؟"علینا رابیل کے پاس آکر پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں۔"رابیل نے بمشکل مسکرا کر جواب دیا۔

"اچھا تم کچھ تو لو کوئی ڈرنک وغیرہ تم نے تو کیک بھی نہیں کھایا۔"علینا میزبان کی طرح پوچھ رہی تھی۔

"میں ڈرنک نہیں کرتی۔"رابیل نے بتانا ضروری سمجھا۔

"تو تم کوئی جوس لے لو ایسا کرو تم یہاں رکو میں جوس بھجواتی ہوں اور اب انکار مت کرنا۔"علینا نے بولا اور آگے بڑھ گئی رابیل پیچھے نہیں نہیں کرتی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ایک ویٹر رابیل کو جوس کا گلاس دے گیا۔ جس کو اس نے ہاتھ میں پکڑے رکھا اور آس پاس دیکھنے لگی۔ رابیل کی نظر ہارون پر پڑی جو ابھی بھی رابیل کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا رابیل کو غصہ آرہا تھا اس کا دل کیا ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس اس ہارون کے سر پر دے مارے۔ غصہ میں رابیل نے جوس ایک ہی بار میں ختم کر لیا۔ جوس کا ذائقہ عجیب کڑواسا تھا۔ رابیل نے سر جھٹکا ابھی بمشکل پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ رابیل کا سر چکرانے لگا۔ رابیل نے صوفہ کا سہارا لیا اور کھڑی رہی۔ اتنے میں علینا پاس آئی۔

"کیا ہوا رابیل تم ٹھیک نہیں لگ رہی؟" علینا نے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں شاید نیند آرہی ہے مجھے میں ایسا کرتی ہوں چلتی ہوں گھر پھر ملیں گے۔" رابیل کہہ کر جانے لگی تو لڑکھڑائی علینا نے رابیل کو سہارا دیا۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے تمہیں زیادہ نیند آرہی ہے ایسا کرو منہ دھولو تا کہ ڈرائیونگ میں پرابلم نہ ہو۔۔۔ہارون بات سنو تم رابیل کو ذرا باتھ روم دکھادو۔"علینا نے رابیل سے کہہ کر ہارون کو آواز دی اور وہ فوراً آگیا۔

"نہیں رہنے دو میں خود ہی۔۔۔"رابیل کو پھر چکر آیا۔

"رابیل تم منہ دھولو اگر اس کے بعد بھی ٹھیک نہ ہوا تو میں تمہیں گھر اپنے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دوں گی۔"علینا نے رابیل کو کہا۔

ہارون نے رابیل کو بازو سے سنبھال کر پکڑا اور اپنے ساتھ لے گیا۔

رابیل کو اس شخص نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔رابیل بار بار ہارون کا ہاتھ جھٹک رہی تھی اسے اس پر شدید غصہ آرہا تھا لیکن رابیل کا دماغ سن ہوتا جارہا تھا۔جیسے کچھ بہت بھاری چیز اس کے دماغ میں جم گئی ہو اور رابیل پر جیسے غنودگی طاری ہونے لگی۔اب وہ لڑکا رابیل کو لیے ایک کمرے میں آیا رابیل راستے میں پتا نہیں کیا کیا بربرا رہی تھی۔ہارون نے رابیل کو کمرے میں لا کر دروازہ بند کیا اور رابیل

کو زور سے بیڈ کی جانب دھکیل دیا۔ایک منٹ کیلیئے رابیل کا دماغ جاگا، غنودگی کا اثر ایک جھٹکے نے کم کیا تھا لیکن وہ بمشکل لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہوئی اور اس لڑکے کا گریبان پکڑ کر اسے دور دھکیلا اور دروازے کی جانب بڑھی۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے؟"ہارون رابیل کو دوبارہ پکڑ کر بیڈ پر گرا چکا تھا۔

وہ اس شخص کا منہ نوچ لینا چاہتی تھی۔اس شخص کو اس کی اوقات دکھانا چاہتی تھی۔لیکن وہ ہوش میں نہیں تھی اُس کے بازو اُس کا جسم اُس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔وہ کبھی اتنے بڑے گناہ کو اپنے ساتھ ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ وہ بیشک اچھی لڑکی نہیں تھی لیکن اتنی بُری بھی نہیں تھی کہ اُس کے ساتھ یہ سب ہوتا۔

وہ لڑکا ابھی بھی اس کے قریب کھڑا رابیل کو مکروہ نظر سے سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔

وہ مدد کیلیئے کسی کو بلانا چاہتی تھی لیکن اس کی آواز گلے میں بند ہو رہی تھی شاید منشیات کا اثر تھا۔

(بلالو، ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس جس کی چاہو مدد لے لو اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، اور یقینا کبھی نہیں کر سکتے، تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پھر جو مہیا کی گئی ہے منکرین حق کے لیے۔

البقرۃ)

اُس کی مدد کو اس وقت کوئی نہیں آسکتا تھا۔ وہ اکیلی تھی اور آج اس قدر کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اپنی ہی حفاظت نہیں کر پا رہی تھی۔ اُس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا، یہ آنسو بے بسی سے گرا تھا یا خوف سے وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"مجھے مجھ سے بہتر تو جانتا ہے میرے رب! مینے اپنی زندگی میں بہت غلطیاں کی اور گناہ بھی۔ میں اچھی لڑکی نہیں لیکن اتنی بُری بھی نہیں کہ تو مجھے اس جگہ اس حال میں تنہا کر دے۔ یا شاید ہوں۔ میرے اعمال اتنے اچھے نہیں مگر تُو تو بخشنے والا ہے تو اپنے بندے کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا میرے ہاتھ بے جان ہیں۔ میرا وجود بے جان ہے۔ مجھ پر رحم کر میری مدد کر۔" وہ اب بے سدھ پڑی تھی اس میں خود کو بچانے کیلیئے طاقت باقی نہیں رہی تھی۔

"مجھے اس مشکل سے ایک بار نکال دے میں کوشش کروں گی دین پر عمل کرنے کی میری عزت کی حفاظت فرما۔ مجھے صرف ایک موقع دے دے۔" وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی مگر اس کی آنکھیں چھت پر ٹکی تھیں۔

اور شاید ایک ٹھوکر لازمی ہوتی ہے اللہ کے قریب جانے کیلیئے۔۔۔ لیکن کیا ہم ایک ہی ٹھوکر پر سنبھل جاتے ہیں؟ جو لوگ گمراہی کو مقدر بنا لیں وہ کبھی بھی نہیں

سدھرتے۔خود کو یہ سمجھالیں کہ ہر کسی کو ایک ٹھوکر کی مہلت نہیں دی جاتی۔ اگر آپ صبح جاگ جائیں تو سمجھ جائیں آپ کو مہلت دے دی گئی ہے، کسی گناہ کو کرنے کے سے پہلے آپ کے دل میں خوف خدا آجائے تو سمجھ جائیں کہ آپ کو مہلت دے دی گئی ہے،اگر آپ کے کانوں سے اللہ اکبر کی آواز ٹکرائے تو سمجھ جائیں کہ آپ کو مہلت دے دی گئی ہےاور اگر آپ کو کوئی نیکی کا پیغام پہنچائے تو سمجھ جائیں کہ آپ کو مہلت دے دی گئی ہے۔

ہارون اپنے ناپاک ارادے لے کر رابیل کی طرف جھکا ہی تھا کہ پیچھے سے کلک کی آواز آئی اور کسی نے ہارون کو پیچھے سے گردن سے دبوچا تھا۔اور یہی آخری لمحات تھے جو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ پائی تھی اور پھر ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور رابیل کا وجود بے سدھ ہو گیا۔

باقی آئندہ انشاءاللہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com